اَعرابی کے سوالات اور عَرَبی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے جوابات

شعبہ اصلاحی کتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حکایت:1 باڈشاہ تندرُشت ہوگیا

باڈشاہ ہارون رشید ایک مرتبہ بیمار ہوگیا، بَہُت عِلاج کروایا مگر شِفا نہ مل سکی، اسی حالت میں چھ مہینے گزر گئے۔ ایک دن اسے پتا چلا کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ شِبلی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی اس کے مَحل کے دروازے کے سامنے سے گزر رہے ہیں، باڈشاہ نے اپنے پاس تشریف لانے کی درخواست کی۔ جب حضرت سَیِّدُنا شیخ شِبلی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی تشریف لائے تو اسے دیکھ کر فرمایا: ''فِکْر نہ کرو! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے آج ہی آرام آجائے گا۔'' پھر آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے دُرُود پاک پڑھ کر باڈشاہ کے جِسْم پر ہاتھ پھیرا تو وہ اسی وَقْت تندرست ہوگیا۔ (راحت القلوب (فارسی)، ص ۵۰)

ہر دَرد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
تَعْوِیذ ہر بَلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:2 اَعرابی کے سوالات اور عَرَبی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات

حضرتِ سیِّدُنا جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں:
حضرتِ سیدنا ابو العباس مُسْتَغْفِرِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی طلبِ عِلْم کے لئے مِصْر گئے، وہاں پر انھوں نے حدیث کے بہت بڑے عالم حضرت سیدنا ابو حامد مصری علیہ رحمۃُ

اللّٰہِ القوی سے حدیثِ خالد بن ولید (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) سنانے کی درخواست کی تو انہوں نے مجھے ایک سال کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔اُن کے اِس حکم پر عمل کے بعد حضرتِ سیدنا ابوالعباس مُستَغْفِرِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی دوبارہ حاضرِ خدمت ہوئے تو حضرت سیدنا ابوحامد مصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے اپنی سند سے حدیثِ خالد بن ولید (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) سنائی۔ چنانچہ حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک اَعرابی (یعنی عرب شریف کے دیہاتی) نے بارگاہِ رسالت مآب میں حاضری دی اور **عرض** کی: دنیا وآخرت کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تو رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے **ارشاد** فرمایا: پوچھو! جو پوچھنا چاہتے ہو۔

آنے والے نے **عرض کی**: میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔

مدنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **نے ارشاد فرمایا**: **اللّٰہ** سے ڈرو، سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔

عرض کی: میں سب سے زیادہ غنی بننا چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا: قناعت اِختیار کرو، غنی ہوجاؤ گے۔

عرض کی: میں لوگوں میں سب سے بہتر بننا چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچاتا ہو، تم لوگوں کیلئے نفع بخش بن جاؤ۔

عرض کی : میں چاہتا ہوں کہ سب سے زیادہ عدل کرنے والا بن جاؤں۔

ارشادفرمایا : جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کیلئے بھی پسند کرو، سب سے زیادہ عادِل بن جاؤ گے۔

عرض کی : میں بارگاہِ الٰہی میں خاص مقام حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

ارشادفرمایا: ذکرُ اللہ کی کثرت کرو، **اللہ** تعالیٰ کے خاص بندے بن جاؤ گے۔

عرض کی : اچھا اور نیک بننا چاہتا ہوں۔

ارشادفرمایا :**اللہ** تعالیٰ کی عبادت یوں کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔

عرض کی : میں کامِل ایمان والا بننا چاہتا ہوں۔

ارشادفرمایا: اپنے اخلاق اچھے کرلو، کامل ایمان والے بن جاؤ گے۔

عرض کی : (**اللہ** تعالیٰ کا) فرمانبردار بننا چاہتا ہوں۔

ارشادفرمایا :**اللہ** تعالیٰ کے فرائض کا اہتمام کرو، اس کے مُطیع (وفرمانبردار) بن جاؤ گے۔

عرض کی : (روزِ قیامت) گناہوں سے پاک ہوکر **اللہ** تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہوں۔

ارشادفرمایا: غسلِ جنابت خوب اچھی طرح کیا کرو، **اللہ** تعالیٰ سے اس حال میں ملو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔

عرض کی : میں چاہتا ہوں کہ روزِ قیامت میرا حشر نور میں ہو۔

ارشاد فرمایا: کسی پرظُلم مت کرو،تمہارا حَشْر نُور میں ہوگا۔

عرض کی : میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے۔

ارشاد فرمایا: اپنی جان پراور مخلوقِ خدا پر رحم کرو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔

عرض کی: گناہوں میں کمی چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا: اِستغفار کرو، گناہوں میں کمی ہوگی۔

عرض کی: زیادہ عزت والا بننا چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا : لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے بارے میں شکوہ وشکایت مت کرو، سب سے زیادہ عزت دار بن جاؤ گے۔

عرض کی: رِزْق میں کشادگی چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا: ہمیشہ باوضو رہو،تمہارے رزق میں فراخی آئے گی۔

عرض کی: اللہ ورسول کا محبوب بننا چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا: اللہ ورسول کی محبوب چیزوں کو محبوب اور ناپسند چیزوں کو ناپسند رکھو۔

عرض کی: اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے امان کا طلب گار ہوں۔

ارشاد فرمایا: کسی پر غصہ مت کرو، اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے امان پا جاؤ گے۔

عرض کی: دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں۔

ارشادفرمایا: حرام سے بچو، تمہاری دعائیں قبول ہوں گی۔

عرض کی: چاہتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے لوگوں کے سامنے رُسوا نہ فرمائے۔

ارشادفرمایا: اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو، لوگوں کے سامنے رُسوا نہیں ہوگے۔

عرض کی: چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی فرمائے۔

ارشادفرمایا: اپنے مسلمان بھائیوں کے عیب چھپاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری پردہ پوشی فرمائے گا۔

عرض کی: کون سی چیز میرے گناہوں کو مٹا سکتی ہے؟

ارشادفرمایا: آنسو، عاجزی اور بیماری۔

عرض کی: کون سی نیکی اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے افضل ہے؟

ارشادفرمایا: اچھے اخلاق، تواضُع، مصائب پر صبر اور تقدیر پر راضی رہنا۔

عرض کی: سب سے بڑی برائی کیا ہے؟ کون سی برائی اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے بڑی ہے؟

ارشادفرمایا: برے اخلاق اور بُخْل۔

عرض کی: اللہ تعالیٰ کے غضب کو کیا چیز ٹھنڈا کرتی ہے؟

ارشادفرمایا: چپکے چپکے صدقہ کرنا اور صِلہ رحمی۔

عرض کی: کونسی چیز دوزخ کی آگ کو بجھاتی ہے؟

ارشاد فرمایا: روزہ۔(جامع الاحادیث ،۱۹/ ۴۰۵ ، حدیث : ۱۴۹۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث کے راوی حضرتِ سیدنا ابوالعباس مُستَغفِری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا شوقِ عِلْم مرحبا کہ ایک حدیث سننے کے لئے ایک سال کے روزے رکھنے کی مَدَنی فیس ادا کرنے پر تیار ہوگئے[1]، اس میں اُن اسلامی بھائیوں کے لئے دَرْس ہے جوفی زمانہ آسان مواقع میسر ہونے کے باوجود علمِ دین سیکھنے سے جی چُراتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نصیحت وحکمت کے 25 مَدَنی پھول

مذکورہ بالا سوالات و جوابات سے ہمیں نصیحت وحکمت کے بے شمار مَدَنی پھول چُننے کو ملتے ہیں، آیئے! ''حصولِ علمِ دین''، ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''، جیسی اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ان مَدَنی پھولوں کی خوشبو اپنے دل ودماغ میں بساتے ہیں، چنانچہ

(1) سوال پوچھنے کی اجازت طلب کی

اعرابی نے سب سے پہلا سوال تو یہ کیا کہ میں دنیا وآخرت کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، اس سے ہمیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ جب کسی عالِمِ دین سے کوئی

مـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1]: عیدالفطر کے دن اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام کو روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(بہارشریعت، ۱/ ۹۶۷، دُرِّ مُختار وردالمحتار، ۳/ ۳۹۱)

سوال کرنا ہوتو ادباً پہلے اس سے سوال پوچھنے کی اجازت طلب کر لی جائے۔علمِ دین کے حصول میں سوال کی بڑی اہمیت ہے،سوال کوعلم کی چابی قرار دیا گیا ہے چنانچہ:

سوال علم کی چابی ہے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات،علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے:علم خزانہ ہےاورسُوال اس کی چابی ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تم پررحم فرمائے سُوال کیا کرو کیونکہ اس (یعنی سوال کرنے کی صورت) میں چاراَفرادکوثواب دیا جاتا ہے۔سُوال کرنے والےکو،جواب دینے والےکو،سننےوالےاوران سے مُحَبَّت کرنے والےکو۔ (فردوس الاخبار،۲/۸۰،حدیث:۴۰۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علم میں اِضافے کا راز

حضرتِ سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:علم میں زیادتی تلاش سے اور واقفیت سوال سے ہوتی ہے تو جس کا تمہیں علم نہیں اس کے بارے میں جانو اور جو کچھ جانتے ہواس پرعمل کرو۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص۱۲۲،رقم: ۴۰۲) حضرت سیِّدُ نا امام اصمعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے کسی نے عرض کی: آپ نے اتنا علم کس طرح حاصل کیا؟فرمایا:سوالات کی کثرت اوراہم باتوں کو اچھی طرح یادرکھنے کی وجہ سے۔(جامع بیان العلم وفضلہ ،ص۱۲۶،رقم: ۴۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال پوچھنے سے نہ شرمائیں

علم سیکھنے کے لئے سوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہئے کہ لوگ کیا سوچیں گے کہ اس کو اتنی بنیادی بات بھی معلوم نہیں یا اس کی اتنی عمر ہوگئی ابھی تک اس کو یہ مسئلہ نہیں پتا! امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز علیہ رَحْمَۃُ اللہ القدیر فرمایا کرتے تھے: بہت کچھ علم مجھے حاصل ہے، لیکن جن باتوں کے سوال سے میں شرمایا تھا ان سے اس بڑھاپے میں بھی جاہل ہوں۔ (جامع بيان العلم وفضله، ص ۱۲۶، رقم: ۴۱۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال کرنے کے آداب

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: عالم کے حق میں سے ہے کہ اس سے بہت زیادہ سوال نہ کیے جائیں اور اس سے جواب لینے میں سختی نہ کرے اور جب اسے سُستی لاحق ہو تو جواب لینے کے لیے اس کے پیچھے نہ پڑ جائے اور جب وہ اُٹھے تو اس کے کپڑوں کو نہ پکڑے۔ (الفقيه والمتفقه، ۱۹۸/۲، رقم: ۸۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت: 3 خاموشی حکمت ہے

ایسے سوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو، بعض اوقات سوال کے بغیر ہی مطلوبہ معلومات حاصل ہوجاتی ہیں چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا لُقمان حکیم رضی اللہ تعالی عنہ حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زِرَہ بنا رہے تھے اور چونکہ آپ نے اس سے پہلے زِرَہ نہیں دیکھی تھی اس لئے اسے دیکھ کر تعجب کرنے لگے اور اس بارے میں سوال کرنا چاہا مگر حکمت کے سبب سوال کرنے سے باز رہے۔ جب حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زِرَہ بنانے سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور اُسے پہن کر ارشاد فرمایا: جنگ کیلئے زِرَہ کیا ہی اچھی چیز ہے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا: خاموشی حکمت ہے مگر اس کو اختیار کرنے والے کم ہیں، یعنی سوال کے بغیر ہی اس کے متعلق علم ہوگیا اور سوال کی حاجت نہ رہی۔ منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم رضی اللہ تعالی عنہ ایک سال تک حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بارگاہ میں اِس ارادے سے حاضر ہوتے رہے کہ انہیں زِرَہ کے بارے میں بغیر سُوال کئے معلوم ہو جائے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، باب عظیم خطر ۔الخ، ۱۴۱/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:4 بمبئی کے مکان کا بھاؤ کیسے پتا چلا؟

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری دامت برکاتھم العالیہ فرماتے ہیں: برسوں پہلے کی بات ہے مَدَنی قافلے کے ساتھ بمبئی (الھند) گیا تھا، میں نے سُن رکھا تھا کہ بمبئی میں مکانات بہت زیادہ مہنگے ہوتے ہیں، کسی کے فلیٹ میں قِیام ہوا، دل میں خواہش ہوتی تھی کہ پوچھوں کہ آپ نے فلیٹ کتنے میں لیا ہے؟ مگر اُن دنوں مجھے زبان کے قفلِ مدینہ کا کافی شوق تھا، لہٰذا نہ پوچھا کیوں کہ پوچھنا بے فائدہ تھا، مجھے مکان خریدنا تو تھا نہیں، خیر، اتّفاق سے صاحبِ خانہ نے خود ہی بتا دیا کہ ہم نے یہ مکان اتنے کروڑ میں لیا ہے۔ یوں قفلِ مدینہ کا بھرم بھی رہ گیا اور دل کا بوجھ بھی اتر گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) خوفِ خدا کی اہمیت

اَعرابی کا دوسرا سوال تھا کہ میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔ **رسولِ** بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللّٰہ سے ڈرو، سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔

علم والے اللہ سے ڈرتے ہیں

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرآنِ کریم میں فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (پ ۲۲ فاطر ۲۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ سے اُس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی لکھتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ علما اہلِ خشیت (یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں) میں سے ہیں اور اہلِ خشیت کی جزا جنت ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۟ (پ ۳۰ البینة :۸)

ترجمہ کنزالایمان: ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے

حدیث میں بھی آیا کہ محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جُودونَوال صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف جمع نہیں کروں گا اور نہ اس کے لئے دو امن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہے تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مبتلا کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہے تو میں بروزِ قیامت اسے امن میں رکھوں گا۔

(شعب الایمان ۱ / ۴۸۳ حدیث۷۷۷)(تفسیر رازی ۱۰ / ۴۰۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حکمت کی اصل

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''رَأْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ ترجمہ: حکمت کی اصل اللّٰہ تعالٰی کا خوف ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۷۰، حدیث ۷۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوف کے درجات

حضرت سَیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی کی تحقیق کی روشنی میں خوف کے تین درجات ہیں: ﴿پہلا﴾ ضعیف (یعنی کمزور)، یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو مثلاً جہنم کی سزاؤں کے حالات سن کر محض جھرجھری لے کر رہ جانا اور پھر سے غفلت و معصیت میں گرفتار ہو جانا ﴿دوسرا﴾ مُعْتَدِل (یعنی متوسط)، یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت رکھتا ہو مثلاً عذابِ آخرت کی وعیدوں کو سن کر ان سے بچنے کے لئے عملی کوشش کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ رب تعالٰی سے امیدِ رحمت بھی رکھنا ﴿تیسرا﴾ قوی (یعنی مضبوط)، یہ وہ خوف ہے، جو انسان کو نا امیدی، بے ہوشی اور بیماری وغیرہ میں مبتلاء کر دے۔ مثلاً اللّٰہ تعالٰی کے عذاب وغیرہ کا سن کر اپنی مغفرت سے نا اُمید ہو جانا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان سب میں بہتر درجہ ''معتدل'' ہے کیونکہ

خوف ایک ایسے تازیانے (کوڑے) کی مثل ہے جو کسی جانور کو تیز چلانے کے لئے مارا جاتا ہے، لہذا! اگر اس تازیانے کی ضَرب اتنی ''ضعیف'' ہو کہ جانور کی رفتار میں ذرّہ بھر بھی اضافہ نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں، اور اگر یہ ضرب اتنی ''قوی'' ہو کہ جانور اس کی تاب نہ لا سکے اور اتنا زخمی ہو جائے کہ اس کے لئے چلنا ہی ممکن نہ رہے تو یہ بھی نفع بخش نہیں، اور اگر یہ ''معتدل'' ہو کہ جانور کی رفتار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو جائے اور وہ زخمی بھی نہ ہو تو یہ ضرب بے حد مفید ہے۔ (ماخوذ من احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان درجات الخوف۔۔الخ، ۱۹۲/٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفِ خدا کی علامات

حضرت سَیِّدُنا فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی ارشاد فرماتے ہیں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی علامت آٹھ چیزوں میں ظاہر ہوتی ہے:

(1) انسان کی زبان میں، وہ اس طرح کہ رب تعالٰی کا خوف اس کی زبان کو جھوٹ، غیبت، فضول گوئی سے روکے گا اور اُسے ذکرُ اللّٰہ، تلاوتِ قرآن اور علمی گفتگو میں مشغول رکھے گا۔

(2) اس کے شکم میں، وہ اس طرح کہ وہ اپنے پیٹ میں حرام کو داخل نہ کرے گا اور حلال چیز بھی بقدرِ ضرورت کھائے گا۔

(3) اس کی آنکھ میں، وہ اس طرح کہ وہ اسے حرام دیکھنے سے بچائے گا

اور دنیا کی طرف رغبت سے نہیں بلکہ حصولِ عبرت کے لئے دیکھے گا۔

(4) اس کے ہاتھ میں، وہ اس طرح کہ وہ کبھی بھی اپنے ہاتھ کو حرام کی جانب نہیں بڑھائے گا بلکہ ہمیشہ اطاعتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں استعمال کرے گا۔

(5) اس کے قدموں میں، وہ اس طرح کہ وہ انہیں **اللّٰہ** تعالیٰ کی نافرمانی میں نہیں اٹھائے گا بلکہ اس کے حکم کی اطاعت کے لئے اٹھائے گا۔

(6) اس کے دل میں، وہ اس طرح کہ وہ اپنے دل سے بُغْض، کینہ اور مسلمان بھائیوں سے حسد کرنے کو دور کر دے اور اس میں خیر خواہی اور مسلمانوں سے نرمی کا سلوک کرنے کا جذبہ بیدار کرے۔

(7) اس کی اِطاعت وفرمانبرداری میں، اس طرح کہ وہ فقط **اللّٰہ** تعالیٰ کی رضا کے لئے عبادت کرے اور ریاء ونفاق سے خائف رہے۔

(8) اس کی سماعت میں، اس طرح کہ وہ جائز بات کے علاوہ کچھ نہ سنے۔

(درۃ الناصحین،المجلس الثلاثون،ص۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفِ خدا کے سبب بیمار دکھائی دیتے

منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو لوگ بیمار خیال کرتے ہوئے اُن کی عیادت کرنے کے لئے آیا کرتے تھے حالانکہ ان کی یہ حالت صرف خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے ہوا کرتی تھی۔ (منہاج القاصدین،کتاب الرجاء

والخوف،ذکر خوف داود و بکائه،ص۱۱۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرشتوں کا خوف

مشہور تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُ نا ابوعَمْر ویزید بن اَبان رَقاشی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی فرماتے ہیں: بلاشبہ عرش کے گرد کچھ فرشتے ہیں جن کی آنکھیں نہروں کی طرح قیامت تک جاری رہیں گی ۔ وہ خوف خدا عَزَّوَجَلَّ سے ایسے کانپتے ہیں جیسے شدید ہوا انہیں ہلا جلا رہی ہو۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے ارشاد فرماتا ہے: اے فرشتو! میری بارگاہ میں ہوتے ہوئے تمہیں کس چیز کا خوف ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب عَزَّوَجَلَّ! تیری عزت و عظمت جو ہمیں معلوم ہے اگر زمین والوں کو معلوم ہو جائے تو کھانا پانی ان کے حلق سے نہ اُترے، بستروں پر لیٹ نہ پائیں، صحراؤں میں نکل جائیں اور گائے کی طرح ڈکرائیں۔

(منهاج القاصدين،كتاب الرجاء والخوف،ذكر خوف الملائكة،ص۱۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:5 اُمُّ المومنین کا خوفِ خدا

حضرت سیِّدُ نا قاسم بن محمد رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میری عادت تھی کہ میں صبح اُٹھ کر سب سے پہلے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو سلام کرتا۔ ایک دن صبح اٹھا تو دیکھا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا چاشت کی نماز میں مشغول ہیں

اوراس آیت مبارکہ ''فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ ''(پ۲۷، الطور: ۲۷) (ترجمۂ کنزالایمان: تواللہ نے ہم پراحسان کیااورہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا) کی بار بار تلاوت کر کے روئے جارہی ہیں۔ میں فراغت کے انتظار میں کھڑے کھڑے تھک گیا، لیکن آپ بدستوراسی حالت میں رہیں۔ پھر میں بازار چلا گیا تا کہ ضرورت کی چیزیں لے کرآ جاؤں۔ واپس آ کر دیکھا تو آپ مسلسل وہی آیتِ مُبارکہ پڑھ رہی ہیں اور روئے جارہی ہیں۔

(احیاء علوم الدین، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ٥/ ١٤٧)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمّد

حکایت:6 خوفِ خداعزوجل رکھنے والے کے ساتھ نکاح کردو

ایک شخص نے حضرت سیدنا حسن بصری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے اِستفسار کیا: میری ایک بیٹی ہے، آپ کے خیال میں اس کا نکاح کس کے ساتھ کرنا چاہیے؟ ارشاد فرمایا: اس کا نکاح ایسے شخص سے کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا ہو، ایسا شخص اگراس سے محبت کرے گا تو اس کی عزت کرے گا اوراگراسے ناپسند کرے گا تو بھی اس پر ظلم نہیں کرے گا۔[1] (المستطرف، الباب الثالث والسبعون، ۲/ ۳۹۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمّد

مــــــــــــــــــــــــدینه

[1]: مزیدروایات وحکایات اوردیگرمعلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 160 صفحات پر مشتمل کتاب ''خوفِ خدا'' کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

(3) غنی بننے کا طریقہ

اَعرابی کا تیسرا سوال یہ تھا کہ میں سب سے زیادہ غنی بننا چاہتا ہوں۔ تاجدارِ مدینہ سُرورِقلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قناعت اختیار کرو، غنی ہوجاؤ گے۔

قَناعت کا مطلب

خدا عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم پر پر راضی رہنا، جو ملے اُسی کو کافی سمجھنا **قناعت** ہے۔ (التعریفات، ص ۱۲۶ وکیمیائے سعادت، ۱/ ۱۴۹) مثلاً کسی کی روزانہ آمدنی 500 روپے ہو جس میں اس کی ضروریاتِ زندگی پوری ہوجاتی ہوں تو اسی آمدنی پر مطمئن ہوجانا مزید کی خواہش سے بچنا قناعت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کامیابی کا راستہ

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامیاب ہوگیا جو اسلام لایا، بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دیئے ہوئے رِزْق پر قناعت کی توفیق عنایت فرمائی۔

(مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۵۲۴، حدیث: ۱۰۵۴)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی جسے ایمان وتقویٰ، بقدرِ ضرورت مال اور

تھوڑے مال پر صبر، یہ چار نعمتیں مل گئیں اس پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا بڑا ہی کرم و فضل ہوگیا، وہ کامیاب رہا اور دنیا سے کامیاب گیا۔ (مراۃ المناجیح، ۷/۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زیادہ غنی کون؟

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! تیرا کونسا بندہ زیادہ غنی ہے؟ اللہ تعالٰی نے فرمایا: وہ شخص جو میرے دیئے پر سب سے زیادہ قناعت کرے۔

(إحياء علوم الدين،كتاب ذم البخل۔۔الخ، بيان ذم الحرص، ۳/۲۹٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غنا کا تعلق دل سے ہے مال سے نہیں

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے: امیری زیادہ مال واسباب سے نہیں بلکہ امیری دل کی غِنا سے ہے۔

(بخاری ،كتاب الرقاق ،باب الغنى غنى النفس، ٤/۲۳۳، حدیث: ٦٤٤٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: دل کی غنا سے مراد قناعت و صبر رضا بَر قضا ہے۔ حریص مالدار فقیر ہے قناعت والا غریب امیر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۷/۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے قناعت کا وصف مل گیا اسے عظیم خزانہ مل گیا، چنانچہ رحمتِ عالم نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **قناعت کبھی ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔** (الزهد الكبير، ص٨٨، حديث:١٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قناعت کی وجہ سے رزق میں کمی نہیں ہوگی

حضور غوث الثقلین سید شیخ عبد القادر جیلانی (قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی) فرماتے ہیں: تیری بھاگ دوڑ سے مَقْسُوم (یعنی مقدر) سے زیادہ نہ ملے گا اور تیری قناعت کی وجہ سے کم نہ ملے گا اس لیے راضی بہ رضا رہ۔ (مراۃ المناجیح، ۱۳/۷)(مرقات، ٢٥/٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قناعت سے عزت بڑھ جاتی ہے

قناعت سے رِزْق نہیں گھٹتا بلکہ عزت بڑھ جاتی ہے۔ **ذرا** تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھئے تو آپ کو حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز اور حضرتِ سیِّدُنا اِبراھیم بن اَدھم رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیھما جیسے بیشُمار بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبین ملیں گے جنہوں نے دنیا میں قناعت پسندی کی ایسی ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ تاریخ نے انہیں سنہری الفاظ میں یاد کیا ہے اور آج ان کا نام لیتے ہی نگاہ و دل ان کی عظمت کے سامنے جھک جاتے ہیں، ان کا ذِکر دِلوں کو

سکون بخشتا ہے اور ان کی سیرت پر عمل آج بھی کامیابی کی گزرگاہ ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

ہر چیز اچھی لگنے لگتی ہے

حضرت سیدنا ذوالنون رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جس شخص کی قناعت خوب اچھی ہو جائے تو اس کو ہر شوربا اچھا لگنے لگتا ہے۔

(أداب الدنیا والدین،باب ادب الدنیا،ص۱۹۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

جو مقدر میں نہیں وہ کسی طرح نہ ملے گا

حضرت سیدنا ابوحازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جو چیز میرے مقدر میں نہیں لکھی گئی اگر میں ہوا پر سوار ہو جاؤں تو بھی اسے نہیں پا سکتا۔(المستطرف، ۱۲٤/۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

نصیب سے زیادہ ملے گا نہ کم

خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش ہے، امام ابوالحسن شاذلی (علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی) فرماتے ہیں کہ دو چیزوں سے مایوس ہو جاؤ آرام سے رہو گے: ایک یہ کہ تم کو دوسروں کے نصیب کی چیز مل جائے گی، دوسرے یہ کہ تمہیں تمہارے نصیب سے زیادہ مل جائے گا۔(مراۃ المناجیح،۱۳/۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

"پنجتن پاک" کی نسبت سے 5 حکایات

حکایت:7 (۱) قَناعت کرلیتاہوں

بَنو اُمَیّه کےایک حاکم نے حضرتِ سیِّدُ نا ابوحازِم رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی طرف خط لکھا جس میں ان سے کسی ضَرورت کے متعلِّق پوچھا گیا تاکہ وہ اسے پوری کردیں۔آپ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جواب میں لکھا، میں نے اپنی ضَرورتیں اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کی ہوئی ہیں جن کووہ پورا کردیتا ہے،خوش ہوجاتا ہوں اورجن کووہ روک دیتاہے اُس سے **قَناعت** کرلیتاہوں۔(مکاشفة القلوب، ص۱۲۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:8 (۲) بقدرِکفایت کماتے

حضرتِ سیِّدُ ناحمّاد بن سَلَمہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ جب اپنی دکان کھولتے اوردو حَبّے (ایک رَتّی یادو جَوکے برابرایک وزن)جتنا کمالیتے تو دکان بندکر کے چلے آتے۔

(منهاج القاصدين،كتاب الفقروالزهد،ص ١٢٢٤)

اسی طرح حضرت سیدنا ابوالقاسم مُنادِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلتے ،جب ان کے پاس اخراجات کے لئے رقم جمع ہوجاتی تومزید کمانے کے لئے نہ رُکتے بلکہ فوراً گھر واپس آجاتے چاہے کوئی بھی وقت

ہوتا۔(اللمع،کتاب آداب المتصوفة،فی ذکر آداب من اشتغل..الخ،ص ۲۶۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:9 (۳) اگر تم قناعت کرتے تو میرا لوٹا گروی نہ ہوتا

حضرت سیِّدُنا شقیق رحمۃ اللّٰہِ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زیارت کے لئے گیا، انہوں نے روٹی اور نمک سے ہماری میزبانی کی۔ میرے دوست نے کہا: اگر پودینہ بھی ہوتا تو زیادہ اچھا تھا۔ چنانچہ، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ باہر گئے اور اپنا لوٹا گروی رکھ کر پودینہ لے آئے۔ جب ہم کھا چکے تو میرے دوست نے کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَنَّعَنَا بِمَا رَزَقَنَا'' یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں عطا کردہ رِزْق پر قناعت کی توفیق دی۔ تو حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اگر تم موجود رِزْق پر قناعت کرتے تو میرا لوٹا گروی نہ ہوتا۔ (المستدرك،کتاب الاطعمة،باب النھی عن التکلف للضیف،۵ /۱۶۹،حدیث : ۷۲۲۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:10 (٤) ایک روٹی پر گزارہ

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الاکرم خُراسان کے مال دار لوگوں میں سے تھے۔ایک دن آپ اپنے محل سے باہر دیکھ رہے تھے کہ ایک شخص پر نظر پڑی جس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا جسے وہ کھا رہا تھا، کھانے کے بعد وہ سوگیا۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک غلام سے فرمایا: جب یہ شخص بیدار ہوتو اسے میرے پاس لانا۔ چنانچہ اس کے بیدار ہونے پر غلام اسے آپ کے پاس لے آیا۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس سے فرمایا: کیا روٹی کھاتے وقت تم بھوکے تھے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، پوچھا: کیا اس روٹی سے تم سیر ہوگئے؟ عرض کی: جی ہاں، آپ نے پھر سوال کیا: روٹی کھانے کے بعد تمہیں اچھی طرح نیند آئی؟ عرض کی: جی ہاں، اس کی یہ باتیں سن کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے سوچا: جب ایک روٹی سے بھی گزارہ ہوسکتا ہے تو پھر میں اتنی دنیا لے کر کیا کروں گا؟

(احیاء علوم الدین،کتاب الفقر والزهد،بیان فضیلة خصوص...الخ،٤ /٢٤٧)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:11 (٥) ابھی کیا کر رہا ہوں

ایک مچھیرا سمندر کنارے خوبصورت جزیرے میں رہائش پزیر تھا، وہ

روزانہ چند گھنٹوں میں اتنی مچھلیاں پکڑ لیتا تھا جن کو بیچ کر اس کے اخراجات آسانی سے پورے ہوجاتے تھے۔ وہ اپنے گھر والوں کو بھی وقت دیتا اور کسی بڑی پریشانی کا شکار نہیں تھا۔ ایک بین الاقوامی کمپنی کا نمائندہ چھٹیاں گزارنے اس جزیرے میں پہنچا تو اس کی ملاقات مچھیرے سے بھی ہوئی۔ نمائندے نے جب اس کی صلاحیتوں کو دیکھا تو مشورہ دیا کہ اگر تم چند گھنٹے زیادہ کام کر کے زیادہ مچھلیاں پکڑ لو تو میں ایک فرم سے تمہارا معاہدہ کروا دیتا ہوں، تم مچھلیاں ان کو بھجوا دیا کرنا، مچھیرے نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ نمائندے نے کہا: جب تمہارے پاس کچھ رقم جمع ہوجائے گی تو ایک چھوٹی سے لانچ خرید لینا اور گہرے سمندر میں مچھلیاں پکڑ کر اسی لانچ پر فرم کو پہنچا دیا کرنا تمہیں اچھا خاصا معاوضہ مل جایا کرے گا، مچھیرے نے پوچھا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ نمائندے نے کہا: مزید کچھ عرصے میں تمہارے پاس خاصی رقم جمع ہوجائے گی تو تم ایک بحری جہاز خرید لینا اور اپنی فشنگ فرم (یعنی مچھلیوں کی کمپنی) کھول لینا، مچھیرے نے اپنا سوال دہرایا: پھر؟ نمائندے نے جواب دیا: تم ترقی کرتے کرتے فشنگ (مچھلی پکڑنے) کے شعبے میں سب سے بڑی فرم کے مالک بن جاؤ گے۔ مچھیرے کی زبان سے نکلا: اس کے بعد؟ نمائندے نے کہا: جب تم کام کر کر کے تھک چکے ہوگے تو ریٹائرمنٹ لینا اور اپنے مزدوروں کو فرم کا مالک بنا کر دور دراز خوبصورت جزیرے پر رہائش کر لینا اور تھوڑی بہت مچھلیاں پکڑ کر ضروریاتِ زندگی کے لئے رقم کما لیا کرنا اور اپنی فیملی کے ساتھ ہنسی خوشی وقت گزارنا۔ اب کی بار مچھیرے نے سوال کرنے کے

بجائے نمائندے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا: میں اپنے نصیب پر خوش ہوں اور اس وقت میں وہی کام تو کر رہا ہوں جو آپ مجھے اتنے لمبے چوڑے سفر کے بعد کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکایت فرضی ہی سہی لیکن راتوں رات امیر بننے کے خواب دکھانے والوں کی اس دنیا میں کمی نہیں، بلکہ لوگ تو امیر بننے کے لئے رشوت کے لین دین، سود، قرض دبانے جیسے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور انہیں اس کے سنگین اُخروی نتائج کا ذرہ برابر خیال نہیں ہوتا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایسوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے، **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) دوسروں کو نفع پہنچاؤ

اَعرابی کا چوتھا سوال یہ تھا کہ میں لوگوں میں سب سے بہتر بننا چاہتا ہوں۔

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچاتا ہو، تم لوگوں کیلئے نفع بخش بن جاؤ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کو فائدہ پہنچانا کارِ ثواب ہے مثلاً اس کو راستہ بتا دینا، سامان اٹھانے میں اس کی مدد کر دینا یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر دینا، الغرض کسی بھی طرح سے اس کے کام آنے کی بڑی فضیلت ہے، شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس

پر ظُلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے رُسوا کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔ (مسلم،کتاب البر والصلة،باب تحریم الظلم،ص ١٣٩٤،الحدیث: ٢٥٨٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کچھ خرچ کئے بغیر صدقہ کا ثواب کمایئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: تیرا اپنے بھائی کے سامنے مسکرا دینا صدقہ ہے اور بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روک دینا صدقہ ہے اور کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا بھی تیرے لیے صدقہ ہے اور تیرا کسی کمزور نگاہ والے شخص کی مدد کر دینا تیرے لیے صدقہ ہے اور تیرا راستے سے پتھر، کانٹا، ہڈی ہٹا دینا تیرے لیے صدقہ ہے اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا تیرے لیے صدقہ ہے۔(ترمذی،کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ٣/٣٨٤،حدیث:١٩٦٣)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان ("کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا تیرے لیے صدقہ ہے" کے تحت) لکھتے ہیں: **سُبْحٰنَ اللّٰہ!** کیا رب تعالٰی کی مہربانیاں ہیں جو نبی کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کے طفیل اس اُمت کو ملیں، وہ معمولی کام جن میں نہ خرچ ہو نہ تکلیف ثواب کا باعث بن گئے، کسی کو راستہ بتا

دینا یا مسئلہ سمجھا دینا بھی ثواب کا باعث ہوگیا۔(''تیرا کسی کمزور نگاہ والے شخص کی مدد کر دینا تیرے لیے صدقہ ہے'' کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں): یا اس طرح کہ اس کی انگلی پکڑ کر جہاں جانا چاہتا ہے وہاں پہنچا دے یا اس طرح کہ اس کا کام کاج کر دے، سب میں ثواب ہے کہ اندھوں اور کمزور نظر والوں کی خدمت نعمتِ آنکھ کا شکریہ ہے، ہر نعمت کا شکر جدا گانہ ہے اور شکر پر زیادتی نعمت کا وعدہ ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا (پ۱۳، ابراھیم: ۷))(''راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی ہٹا دینا تیرے لیے صدقہ ہے'' کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں): اس سے لوگ تکلیف سے بچیں گے اور تمہیں ثواب ملے گا۔ معلوم ہوا کہ جیسے مسلمان کو نفع پہنچانا ثواب ہے ایسے ہی انہیں تکلیف سے بچانا بھی ثواب ہے، کسی بھلے آدمی کو بدمعاش کے شَر سے بچالینا ثواب ہے، اگر کوئی شریفُ النفس آدمی بے خبری میں خبیثُ النفس سے رشتہ کرنا چاہتا ہو اس سے بچالینا بھی ثواب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۱۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اِس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری وغمگُساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رَہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزّت وآبرو اور اُس کے جان ومال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفرتیں مٹانے اور مَحبّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”رضا“ کے تین حروف کی نسبت سے 3 حکایات

حکایت:12 (۱) ہر گٹھلی کے عوض ایک درہم

حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مبارک رحمۃُ اللہ تعالی علیہ عمدہ کھجوریں اپنے بھائیوں کو کھانے کے لئے پیش کرتے اور فرماتے: جو زیادہ کھائے گا میں اسے ہر گُٹھلی کے بدلے ایک درہم دوں گا، پھر گُٹھلیاں گنتے اور جس نے زیادہ کھائی ہوتیں اسے ہر گُٹھلی کے بدلے ایک درہم دیتے۔

(احیاء علوم الدین،کتاب آداب الاکل،الباب الثانی،۲/۱۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:13 (۲) پڑوس کے چالیس گھروں پرخرچ کیا کرتے

حضرت سیدنا عبدُاللہ بن ابی بکر رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے پڑوس کے گھروں میں سے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کے چالیس چالیس گھروں کے لوگوں پر خرچ کیا کرتے تھے،عید کے موقع پر انہیں قربانی کا گوشت اور کپڑے بھیجتے اور ہر عید پر 100 غلام آزاد کیا کرتے تھے۔(المستطرف،۱/۲۷۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:14 (۳) 30 ہزار نفع واپس لوٹا دیا

ایک تابعی بُزُرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بصرہ میں رہتے تھے جبکہ ان کا ایک غلام ''سُوْس'' میں رہا کرتا تھا، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ شکر خرید کر اُس کی طرف بھیجا کرتے تھے۔ایک مرتبہ اُس غلام نے آپ کی طرف خط لکھا کہ اس سال گنے کی فصل کو نقصان پہنچا ہے، چنانچہ انہوں نے بہت سی شکر خرید لی۔ پھر وقت آنے پر ان بزرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو 30 ہزار کا نفع ہوا۔ جب وہ اپنے گھر واپس ہوئے تو ساری رات سوچتے رہے اور فرمایا: میں نے 30 ہزار کا نفع تو حاصل کرلیا ہے لیکن ایک مسلمان کی خیر خواہی کو ترک کردیا۔ چنانچہ، جب صبح ہوئی تو شکر بیچنے والے کے پاس گئے اور اسے نفع کے 30 ہزار واپس دیتے ہوئے کہا: ''بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا'' یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے۔اس نے کہا: یہ میرے کہاں سے ہو گئے؟ فرمایا: میں نے تم سے حقیقت حال چھپائی تھی۔اس نے عرض کی: ''رَحِمَکَ اللّٰہُ'' یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! مگر اب تو آپ نے مجھے بتا دیا ہے، لہٰذا میں نے یہ اپنی خوشی سے آپ کو دیئے۔ چنانچہ، وہ بزرگ نفع لے کر دوبارہ گھر لوٹ آئے اور پھر پوری رات سوچتے ہوئے گزار دی اور دل میں سوچا: میں نے مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی نہیں کی، ہوسکتا ہے کہ اس نے مجھ سے حیا کرتے ہوئے یہ نفع مجھے دے

دیا ہو۔لہٰذا اگلے دن صبح سویرے پھر شکر بیچنے والے کے پاس گئے اور فرمایا: ''عَافَکَ اللّٰہُ'' یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں عافیت عطا فرمائے! تم اپنا مال لے لو اسی میں میری دلی خوشی ہے، چنانچہ اس نے 30 ہزار لے لئے۔

(احیاء علوم الدین،کتاب آداب الکسب، الباب الثالث،۲/۱۰۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو

اَعرابی کا پانچواں سوال یہ تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ سب سے زیادہ عدل کرنے والا بن جاؤں ۔ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کیلئے بھی پسند کرو، سب سے زیادہ عادل بن جاؤ گے۔

کامل مومن کی ایک نشانی

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: بندہ اس وقت تک مومن (یعنی کامل مومن[1]) نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (شعب الایمان،باب فی الزکاۃ،فصل فیما جاء فی الایثار، ۳/۲۶۱، حدیث:۳۴۸۵)

---

[1] فیض القدیر،۶/ ۵۷۲،تحت الحدیث:۹۹۴۰

حضرت علامہ عبدالرء ُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی لکھتے ہیں: یعنی جو خیر وبھلائی اپنے لئے پسند کرے وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ ''خیر'' ایک جامع کلمہ ہے جو نیکیوں اور دینی ودنیاوی جائز باتوں کو عام ہے جبکہ ممنوعہ باتیں اس میں داخل نہیں ہیں۔ اس فرمانِ عالیشان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہو جائیں۔ (فیض القدیر،٦/ ٥٧٢،تحت الحدیث: ٩٩٤٠ ملتقطاً) ایک اور مقام پر حضرت علامہ عبدالرء ُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی نقل فرماتے ہیں: اپنے ساتھ جو سلوک کیا جانا پسند ہے وہی دوسروں کے ساتھ کرو۔

(فیض القدیر، ١/٨٧، تحت الحدیث:٢٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو اپنے لئے پسند کرے وُہی دوسرے کیلئے

حضرتِ سیِّدُ نا سُفیان ثوری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی فرماتے ہیں: اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اُس کا ذکر اُسی طرح کرو جس طرح اپنی غیر موجودگی میں تم اپنا ذِکر ہونا پسند کرتے ہو۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین،ص١٩٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''خواجہ غریب نواز کی چھٹی شریف'' کی نسبت سے 6 حکایات

حکایت:15 (۱) بیوی کی بد اَخلاقی پر صَبْر

ایک بُزرگ نے کسی بَد اَخلاق عورت سے نِکاح کیا۔ وہ بزرگ اس کی بد

اخلاقیوں پر صبر کرتے رہتے تھے۔ان سے عرض کی گئی: آپ اسے طلاق کیوں نہیں دے دیتے؟ ارشاد فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ اس سے کوئی ایسا شخص نکاح نہ کرلے جو اس کو برداشت نہ کرسکے اور یوں اس کے سبب اس شخص کو نقصان و تکلیف پہنچے۔

(احیاء علوم الدین،کتاب کسر الشھوتین،القول فی شھوۃ الفرج،۳/۱۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حکایت:16 (۲) دیناروں بھری تھیلی

ایک شخص مرنے لگا تو اس نے اپنے ایک دوست کو بلایا اور ایک تھیلی اس کے حوالے کی ،جس میں ہزار دینار تھے، کہ میرا لڑکا جب بڑا ہوجائے تو اس تھیلی سے جوتُو پسند کرے، اسے دے دینا، یہ کہہ کر وہ مرگیا اور جب اس کا لڑکا بڑا ہوا تو اس شخص نے اسے خالی تھیلی دے دی اور ہزار دینار خود رکھ لئے ،لڑکا حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس پہنچا اور سارا واقعہ سنایا، آپ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا کہ ہزار دیناراس کے حوالے کردو، اس لئے کہ اس کے والد نے مرتے دَم تجھ سے یہ کہا تھا کہ اس تھیلی سے ''جوتُو پسند کرے'' اسے دے دینا، اوراس تھیلی سے تم نے دیناروں ہی کو پسند کیا ہے، اسی لئے تم نے انہیں رکھ لیا ہے، لٰہذا دینار جو تم نے پسند کئے ہیں، حسبِ وصیت اسے دے دو۔ ناچار اُسے وہ دینار دینے پڑے۔(الخیرات الحسان،ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حکایت:17 (۳) پسند کی چیز کھلا دی

تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن خُثَیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دروازے پر ایک سائل آیا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے گھر والوں سے فرمایا: اسے شُکَر کھلاؤ! وہ بولے: ہم اسے روٹی کھلا دیتے ہیں جو اس کے لیے زیادہ مفید ہے۔ ارشاد فرمایا: تمہارا ناس ہو! اسے شُکَر ہی کھلاؤ کیونکہ ربیع کو شُکَر پسند ہے۔

(منہاج القاصدین، کتاب اسرار الزکاۃ، ص ۱۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:18 (٤) احسانِ عظیم کی عظیم مثال

مَروِی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبَید بَصْرِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے پاس مختلف اقسام اور مختلف قیمتوں کے حُلّے (چادریں/جبے) تھے۔ ان میں سے ایک قسم ایسی تھی کہ ہر حُلّے کی قیمت 400 درہم تھی اور ایک قسم ایسی تھی کہ ہر حُلّہ 200 درہم کا تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بھتیجے کو دکان پر چھوڑ کر خود نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی اثنا میں ایک اَعرابی (یعنی دیہاتی) آیا اور اس نے 400 درہم کا حُلّہ طلب کیا، بھتیجے نے اس کے سامنے 200 درہم والا حُلّہ پیش کیا، اسے وہ اچھا لگا اور اس نے 400 درہم پر راضی ہو کر اسے خرید لیا۔ اَعرابی حُلّہ ہاتھ میں لئے واپس جا رہا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے اس کا سامنا ہو گیا۔ انہوں نے اپنے حُلّہ کو پہچان کر اُس سے پوچھا: یہ حُلّہ کتنے میں خریدا ہے؟ اس نے جواب دیا:

400 درہم میں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: یہ 200 درہم سے زیادہ کا نہیں ہے، تم جاکر اسے واپس کر دو۔ اس نے کہا: ہمارے شہر میں یہ حُلّہ 500 درہم کا ہے نیز مجھے یہ پسند بھی ہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس سے فرمایا: واپس پلٹ جاؤ کہ دین میں خیر خواہی دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہے۔ چنانچہ، آپ اسے واپس دکان پر لائے اور 200 درہم واپس کر دیئے۔ پھر اپنے بھتیجے کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا: تمہیں شرم نہیں آئی؟ کیا تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتے کہ شے کی قیمت کے برابر نفع لیتے ہو اور مسلمان کی خیر خواہی کو ترک کرتے ہو؟ بھتیجے نے جواب دیا: میں نے اس کے راضی ہونے پر ہی اتنا زیادہ نفع لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے حق میں وہ چیز پسند کی جو اپنے لئے پسند کرتے ہو؟

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الرابع، ۲/۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت: 19 (۵) بلی نہیں رکھی

ایک بزرگ کے گھر میں بہت چوہے ہو گئے۔ کسی نے کہا: حضور! اگر گھر میں ایک بلی رکھ لیں؟ (تو یہ سارے بھاگ جائیں اور بہت جلد آپ کو نجات مل جائے) بزرگ نے ارشاد فرمایا: بھائی! مجھے ڈر ہے کہ میری بلی کی آواز سے یہ چوہے یہاں سے بھاگ کر ہمسایوں کے گھروں میں چلے جائیں گے، تو اس طرح میں ان کے لئے

وہ چیز پسند کرنے والا بن جاؤں گا جو اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔

(احیاء علوم الدین،کتاب آداب الالفۃ۔۔الخ،الباب الثالث،۲/۲۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:20 (۶) کھوٹا سکہ

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو عبدُاللّٰہ خیاط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے پاس ایک آتش پرست کپڑے سلواتا اور ہر بار اُجرت میں **کھوٹا سکہ** دے جاتا،آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ چپ چاپ لے لیتے۔ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی غیر موجودَگی میں شاگرد نے آتش پرست سے **کھوٹا سکہ** نہ لیا۔جب واپس تشریف لائے اور معلوم ہوا تو شاگرد سے فرمایا:تو نے کھوٹا دِرہم کیوں نہیں لیا؟کئی سال سے وہ مجھے **کھوٹا سکہ** ہی دیتا رہا ہے اور میں بھی جان بوجھ کر لے لیتا ہوں تا کہ یہ وہی سکہ کسی دُوسرے مسلمان کو نہ دے آئے۔ (احیاء علوم الدین،کتاب ریاضۃ النفس،بیان علامات حسن الخلق،۳/۸۷ملخصًا)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہم ایک مسلمان کی

حیثیت سے یہ پسند کرتے ہیں کہ ہم سے سچ بولا جائے ، ہمارا احترام کیا جائے ، ہمارے حقوق پورے کئے جائیں تو ہمیں اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی انہی چیزوں کو پسند کرنا چاہئے اور ہم اپنے لئے یہ ناپسند کرتے ہیں کہ ہمیں دھوکہ دیا جائے ، ہماری غیبت کی جائے ، ہمیں تہمت لگائی جائے ، ہمارا مال چرایا جائے ، ہم سے رشوت طلب کی جائے ، ہم پر ظلم کیا جائے ، ہمیں دھوکا دیا جائے ، ہم سے بھتا طلب کیا جائے ، ملاوٹ والا مال خالص کہہ کر بیچا جائے ، ہماری بے عزتی کی جائے تو ہمیں چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی یہی چیز ناپسند کریں اور حدیثِ پاک میں بیان کردہ فضیلت یعنی ایمان کے کمال کو حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6) ذکر اللہ کی کثرت کرو

اَعرابی کا چھٹا سوال یہ تھا کہ میں بارگاہِ الٰہی میں خاص مقام حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **ذکرُ اللہ** کی کثرت کرو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندے بن جاؤ گے۔

زندہ اور مردہ کی مثال

نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔ (بخاری، کتاب الدعوات، ٤/٢٢٠، حدیث: ٦٤٠٧)

ذکر کی اَقسام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکثر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ زبان سے سُبْحٰنَ اللّٰہ ،اَلْحَمْدُلِلّٰہ وغیرہ ادا کرنے کا نام ہی ذکر ہے،اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بھی ذکر ہے مگر کلامِ عرب میں ذکر کا لفظ کثیر معانی میں استعمال ہوتا ہے ۔ چنانچہ صدرُ الافاضل حضرت مولانا مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی سورۂ بقرہ کی آیت نمبر152: **فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ** (ترجمۂ کنزالایمان :تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔) کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ذکر تین طرح کا ہوتا ہے: (۱)لِسانی (یعنی زبان سے) (۲)قَلْبی (یعنی دل سے)(۳)بِالْجَوارِح (اعضائے جسم سے)۔ **ذکرِ لسانی** تسبیح ،تقدیس،ثناء وغیرہ بیان کرنا ہے خطبہ توبہ اِستغفار دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔**ذکرِ قَلْبی اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا یاد کرنا اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا،علماء کا اِستنباطِ مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہیں۔**ذکر بِالْجَوارِح** یہ ہے کہ اعضاء طاعتِ الٰہی (یعنی **اللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ کی عبادت) میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یہ ذکر بالجوارح میں داخل ہے۔نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے۔تسبیح وتکبیر،ثناء وقراءت تو ذکرِ لسانی ہے اور خشوع وخضوع ،اخلاص ذکرِ قلبی اور قیام،رکوع وسجود وغیرہ ذکر بِالْجَوارِح ہے۔

(خزائن العرفان،پ۲،البقرۃ،زیرآیت:۱۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنون کی دوا

حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کثرت سے ذکرُ اللّٰہ کیا کرتے تھے۔ایک شخص نے آپ کی یہ حالت دیکھ کر آپ کے مُصاحِبین سے کہا: یہ تو مجنون ہیں۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کی یہ بات سن لی اور ارشاد فرمایا: یہ(یعنی ذکرُ اللّٰہ) جنون نہیں بلکہ جنون کی دوا ہے۔

(فیض القدیر، ۱/۵۸٤، تحت الحدیث:۹۰۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنت میں بھی افسوس!

تاجدارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''اہلِ جنت کو کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہوگا سوائے اس ساعت (گھڑی) کے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے بغیر گزر گئی۔ (المعجم الکبیر، ۲۰/۹۳، حدیث:۱۸۲)

ذِکرو دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے

میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مرغ کیا کہتا ہے؟

حضرت سیدنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا فرمان ہے: مرغ کہتا ہے: اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلِیْن یعنی اے غافلو! اللّٰہ کا ذکر کرو۔

(فیض القدیر، ١/ ٤٨٨، تحت الحدیث: ٦٩٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہاں ذکر ہوتا ہے ہر چیز گواہ ہو جاتی ہے

حضرت سیدنا اَبُو اُملیح علیہ رَحمَۃُ اللہ السَّمیع جب **ذِکرُ اللّٰہ** کرتے تو جھوم اٹھتے اور فرماتے کہ میری یہ کیفیت اس لئے ہوتی ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے یاد کرتا ہے، کیونکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ ترجمۂ کنز الایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا ۔ (پ ٢، البقرۃ: ١٥٢)

اگر وہ کسی جگہ جاتے ہوئے راستہ میں **ذِکرُ اللّٰہ** کرنا بھول جاتے تو واپس آجاتے اور دوبارہ اُسی راستہ میں **ذِکرُ اللّٰہ** کرتے ہوئے گزرتے۔ اگرچہ ایک منزل کا فاصلہ ہوتا اور فرماتے: میں چاہتا ہوں کہ میں جس جس بُقعۂ زمین (علاقے) سے گزروں وہ سب قِیامت میں میرے **ذِکرُ اللّٰہ** کی گواہی دیں۔

(تنبیہ المغترین، ص ١٠٤)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب**

مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے بُزرگوں کی کیفیات کیسی ہوتی تھیں کہ اگر کسی گلی سے گزرتے ہوئے ذکر چھوٹ جاتا تو دوبارہ لوٹ جاتے اور پھر ذکر کرتے ہوئے وہیں سے گزرتے کہ کوئی گلی، کوئی کوچہ ایسا نہ ہو جو **ذِکْرُاللّٰہ** سے خالی رہ جائے مگر ہم اپنے راستے میں آنے والی چیزوں کو کس بات پر گواہ بناتے ہیں؟ اس پر ہر ایک کو غور کر لینا چاہیے بالخصوص کار، وین، بس، ٹرین اور جہاز وغیرہ میں فلمیں، ڈرامے اور گانے دیکھنے سننے والوں کو سنبھل جانا چاہیے کہ اسی حالت میں موت آ گئی تو ہمارا کیا بنے گا؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت: 21 پہاڑوں کو کلمہ پڑھ کر گواہ کیوں نہیں کر لیتے؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کے جبل پور کے سفر کا واقعہ ہے کہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنے خدام ومصاحبین کے ہمراہ جبل پور کے درہ میں کشتی پر سفر کیا، اس سفر کے راوی لکھتے ہیں: یہ درّہ پانی نے سنگِ مرمر کے پہاڑ کاٹ کر پیدا کیا ہے اونچی اونچی چوٹی کی پہاڑیوں کا سلسلہ دور تک چلا گیا ہے، یہ راستہ پانی نے پہاڑوں کو کاٹ کر

حاصل کیا ہے، دُور تک دورویہ (یعنی دونوں طرف) سنگِ مرمر کے پہاڑ سر بفلک (یعنی بہت بلند) دیواروں کی طرح چلے گئے ہیں، کئی میل کے سفر میں صرف ایک جگہ کنارہ دیکھا جو غالباً (8) گز چوڑا تھا۔ اس ہیبت ناک منظر کا نام برادرِ مکرم مولانا مولوی حسنین رضا خان صاحب (یعنی سرکارِ اعلیٰ حضرت کے بھتیجے) نے فِی البَدِیھہ (یعنی بے ساختہ) ''دَہانِ مرگ'' (یعنی موت کا دہانہ) رکھا، کشتی نہایت تیز جا رہی تھی، لوگ آپس میں مختلف باتیں کر رہے تھے، اِس پر ارشاد فرمایا: ''اِن پہاڑوں کو کلمۂ شہادت پڑھ کر گواہ کیوں نہیں کر لیتے!''

حکایت: 22 مٹی کے ڈھیلوں کو اپنے ایمان کا گواہ بنانے کا انعام

(پھر فرمایا) ایک صاحب کا معمول تھا جب مسجد تشریف لاتے تو سات ڈھیلوں کو جو باہر مسجد کے طاق میں رکھے تھے اپنے کلمۂ شہادت کا گواہ کر لیا کرتے، اِسی طرح جب واپس ہوتے تو گواہ بنا لیتے۔ بعدِ انتقال ملائکہ ان کو جہنم کی طرف لے چلے، اُن ساتوں ڈھیلوں نے سات پہاڑ بن کر جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے اور کہا: ''ہم اس کے کلمۂ شہادت کے گواہ ہیں۔'' انہوں نے نجات پائی۔ تو جب ڈھیلے پہاڑ بن کر حائل ہو گئے تو یہ تو پہاڑ ہیں۔

یہ سن کر سب لوگ باآوازِ بلند کلمۂ شہادت پڑھنے لگے، مسلمانوں کی زبان سے کلمہ شریف کی صدا بلند ہو کر پہاڑوں میں گونج گئی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۲ بتصرف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:23 اپنے ایمان پر گواہ بنایا ہے

شہزادۂ عطّار مولانا الحاج ابواُسید، عبید رضا عطّاری مدنی مدظلہ العالی فرماتے ہیں: صفر المظفر ۱٤۱۸ ھ میں متحِدہ عَرَب اَمارات کے قِیام کے دوران شارجہ میں ایک بار میں نے راہ چلتے ہوئے دیکھا کہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ ایک دَرَخت کے نیچے کھڑے ہوگئے اور باآواز بُلند کلمۂ طیبہ پڑھا، اس پر میں نے اِستفسار کیا: آپ نے ابھی دَرَخت کے نیچے کلمۂ پاک پڑھا، اس میں کیا حِکمت تھی؟ فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے اس درخت کو بُلند آواز سے کلمۂ طیبہ سنا کر اپنے ایمان پر گواہ بنایا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حکایت:24 وسوسے کا علاج

حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ العزیز سے مروی ہے کہ ایک شخص نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ وہ اسے انسان کے دل میں شیطان کی جگہ دکھائے تو اس شخص نے خواب میں ایک شخص کا جسم دیکھا جو شیشے کی مثل تھا اور اس کے آر پار دیکھا جا سکتا تھا۔ پھر اس نے ایک مینڈک کی شکل میں اس (جسم) کے بائیں کندھے اور کان کی درمیانی جگہ پر شیطان کو بیٹھے ہوئے پایا جس نے اپنی لمبی تھوتھنی (منہ اور ناک) بائیں کندھے کی جانب سے اس شخص کے دل تک داخل

کررکھی تھی اور وسوسے ڈال رہا تھا اور جب وہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا تو وہ پیچھے ہٹ جاتا۔ (الحديقة الندية، ١/٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جانوروں میں بھی ذکرُ اللہ کرنے والے ہوتے ہیں

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ان جانوروں پر اچھی طرح سواری کرو اور ان سے اُتر جاؤ، راستوں اور بازاروں میں گفتگو کرنے کے لئے انہیں کرسی نہ بنالو کیونکہ کئی سواری کے جانور اپنے سوار سے بہتر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔

(جامع الاحاديث، ١/٤٠٤، حديث:٢٧٦٥)

حضرت علامہ عبد الرءُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: جانور بھی ذکرُ اللہ کرتے ہیں جیسا کہ فرمانِ باری تعالٰی ہے:

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ (پ١٥، بنی اسرائيل:٤٤) ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے۔

(فيض القدير، ١/٦١١، تحت الحديث:٩٥٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٧) نیک بننے کا نسخہ

اَعرابی کا ساتواں سوال یہ تھا کہ اچھا اور نیک بننا چاہتا ہوں۔ رسولِ بے مثال،

بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت یوں کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔

مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: کہ اگر تُو خدا کو دیکھتا ہے تو تیرے دل میں کس درجہ اس کا خوف ہوتا اور کس طرح تو سنبھل کر عمل کرتا، ایسے ہی خوف کیساتھ دل لگا کر دُرست عمل کر۔ یوں تو ہر وقت ہی سمجھو کہ رب تمہیں دیکھ رہا ہے مگر عبادت کی حالت میں تو خاص طور پر خیال رکھو، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) عبادت آسان ہوگی، دل میں حضور و عاجزی پیدا ہوگی، آنکھوں میں آنسو آئیں گے، **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ہم سب کو نصیب کرے۔ آمین!

(مراٰۃ المناجیح، ۲٦/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت: 25 سجدہ ہو تو ایسا!

صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ جب نماز پڑھتے تو خشوع وخضوع کی بناء پر ایک لکڑی معلوم ہوتے، اور جب سجدہ کرتے تو چڑیاں آپ کو گری ہوئی دیوار سمجھ کر پیٹھ پر سوار ہو جاتیں۔ ایک دن آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ حطیمِ کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ مِنْجَنیق (پتھر پھینکنے کا آلہ) سے ایک پتھر آیا اور آپ کے کپڑے پھاڑتا ہوا نکل گیا مگر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے نماز

جاری رکھی ۔(منهاج القاصدين،كتاب اسرار الصلاة،ص۱۱۷)

حکایت:26 نماز جاری رکھی

حضرتِ سیِّدُ نا مَیْمون بن مِہْران رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا مسلم بن یَسار رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو کبھی نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ مسجد کا ایک حصہ زمین پر تشریف لے آیا تو بازار والے چیخ و پکار کرنے لگے، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اس وقت اسی مسجد میں تھے لیکن آپ نے نماز جاری رکھی۔

(منهاج القاصدين،كتاب اسرار الصلاة،ص۱۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان دونوں پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) اپنے اخلاق اچھے کرلو

اَعرابی کا آٹھواں سوال یہ تھا کہ میں کامِل ایمان والا بننا چاہتا ہوں۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنے اخلاق اچھے کرلو، کامل ایمان والے بن جاؤ گے۔

کامل ایمان والا

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں بڑے کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا اور اپنے

بال بچوں پر مہربان ہو۔

(ترمذی،کتاب الایمان ،باب ما جاء فی استکمال الایمان،٤ /٢٧٨،حدیث:٢٦٢١)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: مؤمن کا تعلق خالق سے بھی ہے مخلوق سے بھی، خالق سے عبادات کا تعلق ہے مخلوق سے معاملات کا، عبادات دُرُست کرنا آسان ہے مگر معاملات کا سنبھالنا بہت مشکل ہے اسی لئے یہاں خلیق شخص کو کامل ایمان والا قرار دیا، پھر اجنبی لوگوں سے کبھی کبھی واسطہ پڑتا ہے مگر گھر والوں سے ہر وقت تعلق رہتا ہے ،ان سے اچھا برتاوا کرنا بڑا کمال ہے ،اسلام مکمل انسانیت سکھاتا ہے۔(مراۃ المناجیح،١٠١/٥)ایک اور مقام پر مفتی صاحب لکھتے ہیں: اچھی عادت سے عبادات اور معاملات دونوں دُرُست ہوتے ہیں،اگر کسی کے معاملات تو ٹھیک مگر عبادات درست نہ ہوں یا اس کے اُلٹ ہو تو وہ اچھے اخلاق والا نہیں۔خوش خلقی بہت جامع صفت ہے کہ جس سے خالق اور مخلوق سب راضی رہیں وہ خوش خلقی ہے۔(مراۃ المناجیح،٦٥٢/٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ادب و اخلاق سیکھتے تھے

منقول ہے کہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی مجلس میں پانچ ہزار یا اس سے بھی زیادہ اَفراد حاضر ہوتے تھے جن میں سے پانچ سو کے لگ بھگ حدیثیں لکھتے تھے جبکہ باقی افراد آپ سے آداب اور اخلاقیات سیکھا کرتے

تھے۔(سیر اعلام النبلاء،۹/۵۲۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

(۹) فرائض کا اہتمام کرو

اَعرابی کا نواں سوال یہ تھا کہ (اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا) فرمانبردار بننا چاہتا ہوں۔

تاجدارِمدینہ سُرورِقلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض[1] کا اہتمام کرو، اس کے مطیع (وفرمانبردار) بن جاؤ گے۔

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی اہمیت

حضرت سیدنا عبدُاللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اسلام پانچ چیزوں پر قائم کیا گیا: اس کی گواہی کہ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے۔

(مسلم،کتاب الایمان، باب بیان ارکان الاسلام، ص۲۷، حدیث:۲۱)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اسلام مثل خیمہ یا چھت کے ہے اور یہ پانچ ارکان اس کے پانچ ستونوں کی طرح کہ جو کوئی ان میں سے ایک کا انکار کرے گا وہ

[1]: فرائض اللّٰہ سے مراد نماز، روزہ، زکوۃ اور حج ہے۔(انظر : بہشت کی کنجیاں، ص۱۶۸) لسان العرب میں لفظِ فرض کے تحت ہے: وفَرائضُ اللّٰهِ حُدودُهُ التي أَمرَ بها ونهَى عنها فرائض اللّٰہ سے مراد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی وہ حدود ہیں جن کا اس نے حکم دیا اور منع فرمایا ہے۔(لسان العرب،۲/۳۰۱۰)

اسلام سے خارِج ہوگا، اوراس کا اسلام مُنْہَدِم ہوجائے گا۔ خیال رہے کہ ان اعمال پر کمالِ ایمان موقوف ہے اوران کے ماننے پر نفسِ ایمان موقوف، لہٰذا جو صحیح العقیدہ مسلمان کبھی کلمہ نہ پڑھے یا نماز روزہ کا پابند نہ ہو، وہ اگرچہ مؤمن تو ہے مگر کامل نہیں، اور جو اِن میں سے کسی کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مقامِ فکر

آج دنیا میں مسلمانوں کی اکثریت شرعی احکام پر عمل کے معاملے میں بے حد غفلت وسستی کا شکار ہے۔ عبادات کو ہی لے لیجئے کہ نماز وروزہ وغیرہ کی ادائیگی میں جس طرح کوتاہی کی جاتی ہے اس کا اندازہ بارونق مقام پر کسی بھی مسجد میں نمازیوں کی تعداد کو دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے یا پھر دورانِ رمضان ''دن دہاڑے'' ہوٹلوں وغیرہ میں بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھنے والے ''روزہ خوروں'' کی تعداد کو دیکھ کر، بے شمار مالدار ایسے ہیں جن پر حج فرض ہو چکا ہوتا ہے لیکن وہ اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں، سالہا سال سے زکوٰۃ واجب ہورہی ہوتی ہے لیکن دینے سے کتراتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شرعی احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) گناھوں سے پاك ھونے كا طریقه

اَعرابی کا دسواں سوال یہ تھا کہ (روزِ قیامت) گناہوں سے پاک ہوکر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنا چاہتا ہوں؟ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: غسلِ جنابت خوب اچھی طرح کیا کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملوگے کہ تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔

جنت میں داخل ہوگا

حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: پانچ چیزیں ایسی ہیں جوانہیں ایمان کی حالت میں ادا کریگا جنت میں داخل ہوگا: (۱) پانچ نمازوں کے وُضو، رکوع، سجود اور اوقات کا لحاظ رکھے (۲) رمضان کے روزے رکھے (۳) اگر اِستطاعت رکھتا ہو تو بیتُ اللہ کا حج کرے (۴) خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ دے (۵) اور امانت ادا کرے۔ عرض کیا گیا: یا نَبِیَّ اللہ! امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: غسلِ جنابت کرنا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابن آدم کو اپنے دین میں سے غسل کے علاوہ کسی چیز کا امین نہیں بنایا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فیمابنی علیہ الاسلام، ۱/۲۰۴، حدیث: ۱۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھی طرح غسل کرنے کا طریقہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 616 صَفحات پر مشتمل کتاب، نیکی کی دعوت (حصہ اول) صَفْحہ 137 پر ہے: نیّت کے بغیر بھی غسل ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملیگا، اس لئے بِغیر زَبان ہِلائے دل میں اس طرح نیّت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کیلئے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے، پھر اِستنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نَماز کا ساوُضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے، ہاں اگر چَو کی وغیرہ پر غسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھولیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لیجئے، خُصُوصاً سردیوں میں (اِس دَوران صابُن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سید ھے کندھے پر پانی بہائیے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔ نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پَھیر کر مل کر نہائیے۔ ایسی جگہ نہانا چاہئے جہاں کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکِن نہ ہو تو مَرد اپنا سَتر (ناف سے لے کر دونوں گُھٹنوں سَمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حَسبِ ضَرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہوگا تو پانی سے بدن پر چِپک جائے گا اور **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! گُھٹنوں یا رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہِر ہوگی، عورت کو تو اور بھی زِیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔ دَورانِ غسل کسی قسم کی گُفتگو مت

کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تولیے وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کرنا مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱٤ ماخوذاً، بہارِشریعت، ۳۱۹/۱ وغیرہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) کسی پر ظلم مت کرو

اَعرابی کا گیارہواں سوال یہ تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ روزِ قیامت میرا حشر نور میں ہو۔ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ**، سردارِ **مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کسی پر ظُلم مت کرو، تمہارا حشر نور میں ہوگا۔

ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہوگا
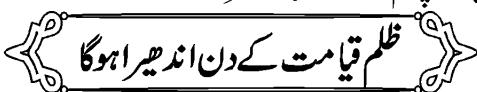
حضرت سیدنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیریاں ہوگا اور کنجوسی سے بچو کیونکہ کنجوسی نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک کر دیا کنجوسی نے انہیں رغبت دی کہ انھوں نے خون ریزی کی اور حرام کو حلال جانا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹٤، حدیث: ۲۵۷۸)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: ظُلم کے لُغوی معنٰی ہیں کسی چیز کو بے موقعہ استعمال کرنا اور کسی کا حق مارنا۔ اس کی بہت قسمیں ہیں: ۞ گناہ کرنا اپنی جان پر ظلم ہے

۞ قرابت داروں یا قرض خواہوں کا حق نہ دینا ان پر ظلم ۞ کسی کو ستانا اِیذاء دینا اس پر ظلم، یہ حدیث سب کو شامل ہے اور حدیث اپنے ظاہری معنٰے پر ہے یعنی ظالم پلصراط پر اندھیریوں میں گھرا ہوگا، یہ ظلم اندھیری بن کر اس کے سامنے ہوگا، جیسے کہ مؤمن کا ایمان اور اس کے نیک اعمال روشنی بن کر اس کے آگے چلیں گے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: **یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ** ﴿ترجمۂ کنز الایمان: ان کا نور ہے ان کے آگے اور ان کے دہنے دوڑتا ہے۔ (پ۲۷، الحدید:۱۲)﴾

چونکہ ظالم دنیا میں حق ناحق میں فرق نہ کرسکا اس لیے اندھیرے میں رہا۔

(مراۃ المناجیح، ۳/۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مظلوم کی بددعا مقبول ہے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو اگرچہ وہ کافر ہی ہو کیونکہ اس کے سامنے کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

(مسند احمد، ٤ /٣٠٦، حدیث: ١٢٥٥١)

شارِحِ بخاری علامہ ابوالحسن علی بن خلف قُرطبی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی شرح بخاری میں لکھتے ہیں: ظلم تمام شریعتوں میں حرام تھا، حدیثِ پاک میں ہے: مظلوم کی دعا رَد نہیں کی جاتی اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح مومن پر ظلم کرنے سے ناراض ہوتا ہے اسی طرح کافر پر ظلم سے

بھی ناراض ہوتا ہے۔

(شرح بخاری لابن بطال،کتاب الزکاۃ،باب اخذ الصدقۃ من الاغنیاء،۳/۵٤۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مظلوم جانور کی بددعا

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے حوالے سے لکھتے ہیں: مظلوم جانور بلکہ مظلوم کافِر و فاسِق کی بھی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ مسلمان مظلوم کی دعا زیادہ قبول ہے، کیونکہ مظلوم مضطر و بے قرار ہوتا (ہے) اور بے قرار کی دعا عرش پر قرار کرتی ہے رب فرماتا ہے: **اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ** (ترجمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے۔ (پ ۲۰، النمل:٦٢))۔ (مراۃ المناجیح،۳/۳۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھوڑے نے کبھی ٹھوکر کیوں نہ کھائی؟

حضرت سیدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم سے اِستفسار کیا گیا: کیا بات ہے کہ آپ کے گھوڑے نے کبھی ٹھوکر نہیں کھائی؟ ارشاد فرمایا: میں نے اس سے کبھی کسی مسلمان کی کھیتی کو نہیں روندا۔ (فیض القدیر،۱/٤۰۰،تحت الحدیث: ۵۱۰)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت: 27 کھوٹا سکہ

راہِ خدا میں جہاد کرنے والے ایک بزرگ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک بار میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تاکہ ایک موٹے اور طاقتور غیر مسلم کو قتل کروں لیکن میرے گھوڑے نے کوتاہی کی تو میں واپس لوٹ آیا، پھر وہ موٹا غیر مسلم میرے قریب ہوا تو میں نے پھر اس پر حملہ کیا لیکن اس بار بھی گھوڑے نے کوتاہی کی۔ پس میں واپس لوٹ آیا، جب میں نے تیسری بار حملہ کیا تو میرا گھوڑا مجھ سے بھاگ گیا حالانکہ اس کی یہ عادت نہ تھی۔ چنانچہ، میں غمگین ہو کر واپس لوٹا اور شکستہ دل سر جھکا کر بیٹھ گیا کیونکہ وہ غیر مسلم میرے ہاتھوں قتل ہونے سے رہ گیا تھا نیز گھوڑے کی ایسی عادت میں نے کبھی نہ دیکھی تھی تو میں نے خیمہ کے ستون پر اپنا سر رکھا جبکہ میرا گھوڑا کھڑا تھا۔ پھر میں نے ایک خواب دیکھا گویا کہ میرا گھوڑا مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرو! تم نے تین مرتبہ ارادہ کیا کہ تم میری پیٹھ پر سوار ہو کر غیر مسلم کو پکڑو حالانکہ کل جو تم نے میرے لئے چارہ خریدا تھا اس کی قیمت میں کھوٹا درہم دیا تھا، تو یہ (یعنی مجھ پر سوار ہو کر غیر مسلم کو مارنا) ہرگز نہیں ہوسکتا۔ فرماتے ہیں: میں گھبرا کر بیدار ہوا اور اس چارہ بیچنے والے کے پاس جا کر وہ دِرہم تبدیل کیا۔ امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی اس کے بعد لکھتے ہیں: یہ حکایت اس ظلم کی مثال ہے جس کا ضَرَر و نقصان عام ہے تو دیگر مثالوں کو اسی پر قیاس کر لو۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب الکسب، الباب الثالث، ٢/٩٥)

(۱۲) اپنی جان اور مخلوق پر رحم کرو

اَعرابی کا بارھواں سوال یہ تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ پر رحم فرمائے۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنی جان پر اور مخلوقِ خدا پر رحم کرو، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے گا۔

مسکین پر رحم کرو

منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ہر بادشاہ کے ساتھ ایک دانا شخص ہوتا تھا، جب بادشاہ کو غصہ آتا تو وہ اسے ایک کاغذ دیتا جس پر لکھا ہوتا: مسکین پر رحم کرو، موت سے ڈرو اور آخرت کو یاد رکھو! بادشاہ اسے پڑھتا تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا۔

(احیاء علوم الدین،کتاب ذم الغضب،بیان علاج الغضب،۳/۲۱٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت: 28 کبوتری کی خاطر خیمہ نہیں اُکھاڑا

''فُسْطَاطْ'' مُلکِ مصر کا ایک مشہور شہر ہے، اس کی بنیاد صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عَمر و بن عاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے رکھی تھی، جس کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ جب آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ مصر فتح کرنے کے بعد ۲۰ھ میں اِسکَنْدَرِیہ روانہ ہونے لگے تو اپنا خیمہ اکھاڑنے کا حکم دیا، حکم کی تعمیل کی جانے لگی تو نظر آیا کہ اس کے اوپر تو ایک کبوتری نے انڈے دے رکھے ہیں، یہ دیکھ کر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ہم اپنے پڑوسی کا بھی احترام کرتے ہیں، جب تک ان انڈوں سے

بچے نکل کر اُڑنے کے قابل نہ ہو جائیں اس کو باقی رکھو۔ پھر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے کسی کو اس خیمے کی حفاظت پر مقرر بھی کر دیا اور اِسْکَنْدَرِیہ جنگ کے لئے روانہ ہو گئے اور اُسے فتح کر لیا، جنگ سے فراغت کے بعد آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کہاں ٹھہرنے کا ارادہ ہے؟ وہ بولے: آپ کے اسی خیمے پر ہی واپس چلتے ہیں کیونکہ وہاں پانی بھی ہے اور وسیع صحرا بھی، اس کے بعد وہ سب وہیں لوٹ آئے اور ہر قوم نے حد بندیاں کر کے گھر بنانا شروع کر دیئے، (یوں یہ شہر آباد ہوا) اور اس کا نام ''فُسْطَاطْ'' (خیمہ) رکھ دیا گیا۔ (آثار البلاد و اخبار العباد، ۱/۲۳۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

حکایت:29 تینوں روٹیاں کُتّے کو کھلا دیں

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی زمین کو دیکھنے نکلے۔ راستے میں ایک باغ سے گزرے تو آپ نے دیکھا وہاں ایک سیاہ فام غلام کام کر رہا ہے۔ جب اس کا کھانا آیا تو اسی وقت ایک کتا بھی باغ میں داخل ہوا اور غلام کے قریب ہو گیا۔ غلام نے ایک روٹی اس کے سامنے ڈال دی، کتے نے وہ کھا لی پھر دوسری ڈالی تو وہ بھی اس نے کھا لی غلام نے تیسری روٹی بھی ڈال دی تو کتا وہ بھی کھا گیا۔ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ سب کچھ مُلاحَظہ فرما رہے تھے۔ آپ نے غلام سے پوچھا: تمہیں دن میں کتنا کھانا ملتا ہے؟ اس نے کہا: وہی کچھ جو آپ نے دیکھا۔ پوچھا: تم نے سارا کھانا اس کتے کو کیوں کھلا دیا؟ اس نے کہا: اس

علاقے میں کتے نہیں ہوتے یہ کہیں دور سے آیا تھا اور بھوکا تھا، مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں پیٹ بھر کر کھاؤں اور یہ بھوکا رہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: پھر تم آج کیا کرو گے؟ اس نے کہا: بھوکا رہوں گا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سوچا یہ غلام تو مجھ سے بھی زیادہ سخی ہے، چنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے باغ، باغبانی کے آلات اور غلام سب کو خرید لیا پھر غلام کو آزاد کر کے سب کچھ اسی کو دے دیا۔

(احیاء علوم الدین،کتاب ذم البخل،بیان الایثار وفضلہ،۳/۳۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۳) گناہوں میں کمی کیسے ہو؟

اَعرابی کا تیرھواں سوال یہ تھا کہ گناہوں میں کمی چاہتا ہوں۔ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: استغفار کرو، گناہوں میں کمی ہوگی۔

اِستغفار اور توبہ میں فرق

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: گزشتہ گناہوں پر ندامت و شرمندگی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا اِرادہ توبہ ہے اور معافی چاہنا اِستغفار۔ ہم لوگ گناہ کر کے توبہ کرتے ہیں اور خاص بندے گناہ نہیں کرتے اور توبہ کرتے ہیں، خاص الخاص نیکیاں کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں کہ خدایا! تیری شان کے لائق ہم سے نیکی نہ ہو سکی۔ شعر

زاھداں اَز گناہ توبہ کُنَنْدُ   عارفاں اَز اطاعت اِستغفار

(نیک لوگ گناہوں سے جبکہ معرفت رکھنے والے اپنی نیکیوں سے توبہ کرتے ہیں)

(مراۃ المناجیح،۲/۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:30 گناہ کیسے گن لیتے تھے؟

ہمارے اَسلاف رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی اپنے گناہوں کی قلت کے سبب انہیں گِن کر رکھتے تھے۔حضرت سیدنا ریاح القیسی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی فرماتے ہیں: میرے چالیس سے کچھ زیادہ گناہ ہیں اور میں نے ہر گناہ کیلئے ایک لاکھ مرتبہ اِستغفار کیا ہے۔حضرت سیدنا امام ابن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین مقروض ہوگئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے چالیس سال پہلے ایک گناہ کا ارتکاب کیا تھا یہ اس کی سزا ہے، میں نے ایک شخص کو ''اے مُفْلِس'' کہہ دیا تھا۔حضرت سیدنا ابوسلیمان علیہ رحمۃ المنان سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان حضرات کے گناہ تھوڑے ہوتے تھے اس لئے انہیں پتہ چل جاتا تھا کہ یہ مصیبت کس گناہ کے باعث آئی ہے جبکہ ہم لوگوں کے گناہ کثیر ہیں اس لئے ہمیں اس بات کا پتہ نہیں چلتا۔(رسائل ابن رجب،۱/۳٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:31 چار مسائل کا ایک ہی حل

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے

آ کر قحط سالی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: اِستغفار کرو۔ دوسرے نے غربت و اِفلاس کی شکایت کی تو فرمایا: اِستغفار کرو!، تیسرے نے نرینہ اولاد کے لئے دعا کی عرض کی، فرمایا: اِستغفار کرو۔ چوتھے شخص نے آ کر اپنے باغ کے خشک ہو جانے کا ذکر کیا تو بھی آپ نے فرمایا: اِستغفار کرو۔ کسی نے پوچھا: آپ کے پاس چار آدمی الگ الگ مسئلہ لے کر آئے اور آپ نے سب کو اِستغفار کا حکم دیا؟ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں کہی، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سورہ نوح میں ارشاد فرماتا ہے:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۟ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۟ۙ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۟ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب سے معافی مانگو، بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے، تم پر شرّاٹے کا مینھ (یعنی موسلا دھار بارش) بھیجے گا، اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا، اور تمہارے لئے باغ بنا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔

(پ۲۹، النوح: ۱۰)

(الجامع لاحکام القران، پ۲۹، النوح، تحت الآیۃ: ۱۰، ۹/۲۲۲، جزء:۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۴) شکوہ و شکایت مت کرو

اَعرابی کا چودھواں سوال یہ تھا کہ معزز یعنی زیادہ عزت والا بننا چاہتا ہوں۔

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں شکوہ وشکایت مت کرو، سب سے زیادہ عزت دار بن جاؤ گے۔

مخلوق کے سامنے شکایت نہ کرو

حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنبہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عُزیر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی فرمائی کہ جب بھی کوئی مصیبت نازِل ہو تو مخلوق سے اس کی شکایت کرنے سے بچو اور میرے ساتھ اسی طرح معاملہ کرو جس طرح میں کرتا ہوں کہ جب مجھ تک تیرے خلافِ اَولی اعمال پہنچتے ہیں تو میں فرشتوں کے سامنے ظاہر نہیں کرتا اسی طرح جب تجھ پر مصیبت نازل ہو تو میری مخلوق سے میری شکایت نہ کر۔ (تنبیه المغترین، ص۱۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن مختلف اوقات میں مختلف قسم کی جسمانی بیماریوں میں مبتلا رہے لیکن کسی طرح کا شکوہ وشکایت منقول نہیں بلکہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے آزمائشوں میں بھی صبر کا دامن تھاما اور شدید تکلیف میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا، چنانچہ

حکایت: 32 شکایت کیسی؟

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی **کا بیان ہے: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت** (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) **علیل تھے،** **میں عیادت کو گیا،** حسبِ محاورہ پوچھا: حضور! اب شکایت کا کیا حال ہے؟ فرمایا: شکایت کس سے ہو؟ **اللّٰہ** سے نہ تو شکایت پہلے تھی نہ اب ہے، بندہ کو خدا سے کیسی شکایت! (صَدرُ الشَّریعہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:) میں نے زندگی بھر کے لئے اس محاورے سے توبہ کرلی۔ (فتاویٰ امجدیہ،۲/۳۸۸)

بخار کی شکایت، درد کی شکایت؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں:** عوام وخواص کے یہ بھی زبان زد ہے کہ بخار کی شکایت ہے، دردِ سر کی شکایت ہے، زکام کی شکایت ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ نہ (کہنا) چاہیے، اس لیے کہ جملہ اَمراض کا ظہور **مِنْجانِبِ اللّٰہ** ہوتا ہے تو شکایت کیسی!

(حیاتِ اعلیٰ حضرت،۳/۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شکوہ عبادت کی لذت کو ختم کر دیتا ہے

مشہور بزرگ حضرتِ سیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی **فرماتے ہیں:** جس نے اپنی مصیبت کا کسی سے شکوہ کیا اسے کبھی عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوگی۔

(منهاج القاصدين،كتاب الصبر والشكر،ص١٠٥٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:33 ایک لاکھ دینار اور محتاجی کا شکوہ

منقول ہے کہ ایک بزرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بہت زیادہ محتاج ہوگئے اور پریشان حالی نے اُن کے گھر میں بسیرا کرلیا۔ ایک رات وہ سوئے تو خواب میں کسی نے کہا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں ''سورۂ ھُود'' بھول جائے اور تمہیں ہزار دینار مل جائیں؟ بولے: نہیں۔ کہا: اور اگر سورۂ یُوسُف؟ بولے: نہیں۔ (یونہی 100 سورتوں کے بارے میں سوالات کئے اور سب کے جواب میں انہوں نے ''نہیں'' بولا)۔ کہا: تمہارے پاس تو ایک لاکھ دینار کا مال ہے پھر بھی تم محتاجی کا شکوہ کرتے ہو؟ جب صبح ہوئی تو اس خواب کی وجہ سے ان کا غم دور ہو چکا تھا۔

(منهاج القاصدين، كتاب الصبر والشكر، ص١١٢٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:34 بخار کا تذکرہ زبان پر نہیں لائے

حَنۡبَلِیُوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَحمد بن حنبل رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے کسی نے پوچھا: اے ابو عبدُ اللّٰہ! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: خیر و عافیت سے ہوں۔ کہنے لگا: سنا ہے کل رات آپ کو بخار تھا؟ فرمایا: جب تمہیں کہہ چکا ہوں کہ خیر و عافیت سے ہوں تو کافی ہے، جو بات کہنا نہیں چاہتا وہ مت پوچھو۔

(منهاج القاصدين، كتاب الصبر والشكر، ص١٠٥٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۵) رزق میں فراخی

اَعرابی کا پندرھواں سوال یہ تھا کہ رِزْق میں کشادگی چاہتا ہوں۔حضورِ پاک،صاحبِ لَولاک،سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:ہمیشہ باوُضو رہو،تمہارے رِزْق میں فراخی آئے گی۔

شہادت کی فضیلت پانے کا نسخہ

ہر وَقْت باوُضو رہنا بڑی سعادت کی بات ہے اور یہ زیادہ مشکل بھی نہیں، صِرْف یہ کرنا ہوگا کہ جب بھی وُضو ٹوٹ جائے دوبارہ کرلیا جائے،رفتہ رفتہ عادت بن ہی جائے گی لیکن ہر بار نیت کرنا نہ بھولئے گا۔**مدینے** کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے فرمایا:**بیٹا!** اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی اِستِطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ ملکُ الموت جس بندے کی روح حالتِ وُضو میں قبض کریں اُس کیلئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔(شُعَبُ الْاِیمان،۳/۲۹:حدیث۲۷۸۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:ہر وقت باوضو رہنا ہر حَدَث(یعنی وضو توڑنے کا سبب پائے جانے)کے بعد معاً(یعنی فوراً)وضو کرنا مُستَحَب ہے۔(فتاوٰی رضویہ،۱/۷۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"احمد رضا" کے سات حُرُوف کی نسبت سے ہر وَقْت باوُضو رہنے کے سات فضائل

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:بعض عارِفین

(رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین) نے فرمایا: جو ہمیشہ باوُضو رہے **اللہ** تعالیٰ اُس کو سات **فضیلتوں** سے مُشرَّف فرمائے: ﴿1﴾ ملائکہ اس کی صُحبت میں رَغبت کریں ﴿2﴾ قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے ﴿3﴾ اُس کے اَعضاء تسبیح کریں ﴿4﴾ اُس سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو ﴿5﴾ جب سوئے **اللہ** تعالیٰ کچھ فِرِشتے بھیجے کہ جِنّ وانس کے شَر سے اُس کی حِفاظت کریں ﴿6﴾ سکراتِ موت اس پر آسان ہو ﴿7﴾ جب تک باوُضو ہو اَمانِ الٰہی میں رہے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرجہ،۱/۷۰۲)

دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت
رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:35 رزق میں برکت کا بے مثال وظیفہ

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''چڑیا اور اندھا سانپ'' کے صفحہ 27 پر لکھتے ہیں: ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے فرشتوں اور مخلوق کی جس کی بَرَکت سے روزی دی جاتی ہے، جب صبحِ صادق طلوع ہو تو یہ تسبیح ایک سو بار پڑھا کرو، ''**سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ**'' دنیا تیرے پاس ذلیل ہوکر آئے گی۔ وہ صحابی چلے گئے کچھ مدّت ٹھہر کر دوبارہ حاضر ہوئے، عرض کی: یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دنیا

میرے پاس اس **کثرت** سے آئی، میں حیران ہوں، کہاں اُٹھاؤں کہاں رکھوں!

(الخصائصُ الکُبریٰ ج۲ ص۲۹۹ مُلَخّصاً) **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ **فرماتے ہیں**: اس **تسبیح کا وِرْد** حتَّی الامکان طُلُوعِ صبحِ صادِق کے ساتھ ہو، ورنہ صبح سے پہلے، جماعت قائم ہوجائے تو اُس میں شریک ہوکر بعد کوعَدَد پورا کیجئے اور جس دن قبلِ نماز بھی نہ ہوسکے تو خیر طُلُوعِ شمس (یعنی سورج نکلنے) سے پہلے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۱۲۸ مُلَخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

کاروبار چمکانے کا نسخہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کاغذ پر 35 بار لکھ کر گھر میں لٹکا دیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **شیطان کا گزر نہ ہوگا** اور (رزق حلال میں) **خوب بَرَکت ہوگی**، اگر دکان میں لٹکائیں گے اور جائز کاروبار ہوا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **خوب چمکے گا**۔

(شمس المَعارِف الکبری ولطائف العوارف ص۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(۱۶) اللہ و رسول کا محبوب
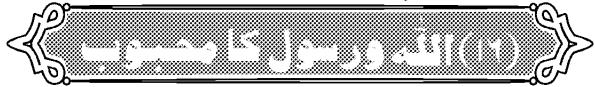
اَعرابی کا سولہواں سوال یہ تھا کہ **اللہ ورسول** (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) **کا محبوب بننا چاہتا ہوں**۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ ورسول** کی محبوب چیزوں کو محبوب اور ناپسند چیزوں کو ناپسند رکھو۔

اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے محبوب وپسندیدہ بندے

یوں تو ہر نیک کام کرنے والا **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا پسندیدہ ہے، مگر قرآن واحادیث میں جن افراد کو خصوصیت کے ساتھ پسند کا بندہ قرار دیا گیا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں: ۞ توکُّل کرنے والا (پ٤، آلِ عمران: ١٥٩) ۞ انصاف کرنے والا (پ٦، المائدہ: ٤٢) ۞ متقی وپرہیزگار (پ١٠، التوبۃ:٤) ۞ تمام معاملات میں نرمی سے کام لینے والا (بخاری، ٤/١٠٦، حدیث:٦٠٢٤) ۞ گوشہ نشین (مسلم، ص١٥٨٥، حدیث:٢٩٦٥) ۞ نیکوکار (ابن ماجہ، ٤/٣٥٠، حدیث:٣٩٨٩) ۞ قرآنِ پاک کی درست طریقے سے تلاوت کرنے والا (جمع الجوامع، ٢/٢٧٢، حدیث:٥٥٩٠) ۞ سچ بولنے والا (کنزالعمال، ٨/٣٤٨، جزء:١٥، حدیث:٤٣٢٧١) ۞ پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والا ۞ اولاد کے درمیان انصاف کرنے والا (جمع الجوامع، ٢/٢٧١، حدیث: ٥٥٨٢) ۞ عیال دار اور حاجت مند ہونے کے باوجود سوال سے بچنے والا (ابن ماجہ، ٤/٤٣٢، حدیث: ٤١٢١) ۞ عاجزی کے طور پر زینت کو ترک کرنے والا (شعب الایمان، ٥/١٥٦، حدیث:٦١٧٦) ۞ رزقِ حلال کے حصول کے لئے جائز پیشہ اختیار کرنے والا (جمع الجوامع، ٢/٢٦٩، حدیث: ٥٥٧٠) ۞ کھجور کو پسند کرنے والا (کنزالعمال، ٦/١٥٣، جزء:١٢، حدیث: ٣٥٢٩٦) ۞ باحیا (المعجم الکبیر، ١٠/١٩٦، حدیث: ١٠٤٤٢) ۞ حلیم وبُردبار (المعجم الکبیر، ١٠/١٩٦، حدیث: ١٠٤٤٢) ۞ حصولِ ثواب کی نیت سے بیٹیوں کی پرورش کرنے

والا (کنز العمال، ۱۸۷/۸، جزء: ۱٦، حدیث: ٤٥٣٧٢) ۞ حصولِ رزقِ حلال کی کوشش کرنے والا (کنز العمال، ۲/٤، جزء: ٤، حدیث: ۹۱۹٦) ۞ حصولِ ثواب کی نیت سے پڑوسی کی طرف سے آنے والی تکلیفوں کو برداشت کرنے والا (جمع الجوامع، ۲٦۹/۲، حدیث: ٥٥٦۳) ۞ جوانی میں توبہ کرنے والا (جمع الجوامع، ۲ /۲٦۹، حدیث: ٥٥٦٦) ۞ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں جوانی گزارنے والا (جمع الجوامع، ۲ /۲٦۹، حدیث: ٥٥٦۷) ۞ غمگین دل والا (جمع الجوامع، ۲۷۲/۲، حدیث: ٥٥۹٥) ۞ دنیا کو ناپسند کرنے والا (کنز العمال، ۲ /۷٥، جزء: ۳، حدیث: ٦۰٦٤) ۞ گڑ گڑا کر دعا کرنے والا (جمع الجوامع، ۲/ ۲۷۰، حدیث: ٥٥۷۸) ۞ غیرت مند (جمع الجوامع، ۲ /۲۷۲، حدیث: ٥٦۰۰) ۞ سخی (کنز العمال، ۲۷۲/۳، جزء: ٦، حدیث: ۱۷۱٦۳) ۞ مظلوم کی مدد کرنے والا (جمع الجوامع، ۲/ ۲٦۹، حدیث: ٥٥٦۲) ۞ امانت دار (کنز العمال، ۸ /۳٤۸، جزء: ۱٥، حدیث: ٤۳۲۷۱) ۞ پوشیدہ صدقہ کرنے والا (ترمذی، ٤ /۲٥٥، حدیث: ۲٥۷٦) ۞ رات کو اٹھ کر تلاوتِ قرآن کرنے والا (ترمذی، ٤/۲٥٥، حدیث: ۲٥۷٦) ۞ افطار میں جلدی کرنے والا (المعجم الکبیر، ۲۲ /۲٦۳، حدیث: ٦۷٦) ۞ آخری وقت میں سحری کرنے والا (المعجم الکبیر، ۲۲ /۲٦۳، حدیث: ٦۷٦) ۞ صف کی کشادگی پُر کرنے والا (المستدرک، ۱/ ٥٦۰، حدیث: ۱۰٤٦)

اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ بالا بھلائیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے ناپسندیدہ بندے

قرآن وحدیث میں جن بندوں کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے ان میں سے چندیہ ہیں: ❁ خیانت کرنے والا (پارہ ١٠، الانفال:٥٨) ❁ فخر کرنے والا (پارہ٥، النساء:٣٦) ❁ فسادی (پارہ ٢٠، القصص:٧٧) ❁ بُری بات کا اعلان کرنے والا (پارہ٦، النساء:١٤٨) ❁ فحش گوئی سے کام لینے والا (ابو داؤد، ٤/٣٣٠، حدیث:٤٧٩٢) ❁ اِسْبَال کرنے والا (جبکہ تکبر کے ساتھ ہو) (السنن الکبری للنسائی، ٥/٤٨٨، حدیث: ٩٧٠٤) اِسْبَال: تہبند یا پائنچہ ٹخنوں سے نیچے خصوصاً زمین تک رکھنا اسبال کہلاتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ٢١/٣٧٦) ❁ احسان جتانے والا ❁ گڑگڑا کر سوال کرنے والا (شعب الایمان، ٥/١٦٣، حدیث:٦٢٠٢) ❁ جاہل بوڑھا (کنز العمال، ٨/١٧، جزء:١٦، حدیث: ٤٣٨٢٨) ❁ بوڑھا زانی (ترمذی، ٤/٢٥٦، حدیث:٢٥٧٧) ❁ متکبر فقیر (ترمذی، ٤/٢٥٦، حدیث:٢٥٧٧) ❁ ظالم مالدار (ترمذی، ٤/٢٥٦، حدیث: ٢٥٧٧) ❁ بھوک سے زیادہ کھانے والا (کنز العمال، ٨/٣٧، جزء:١٦، حدیث: ٤٤٠٢٢) ❁ اللہ عزوجل کی اطاعت سے غافل (کنز العمال، ٨/٣٧، جزء:١٦، حدیث: ٤٤٠٢٢) ❁ سنت کا تارِک (کنز العمال، ٨/٣٧، جزء:١٦، حدیث: ٤٤٠٢٢) ❁ پڑوسیوں کو تکلیف دینے والا (کنز العمال، ٨/٣٧، جزء:١٦، حدیث: ٤٤٠٢٢) ❁ زندگی بھر بخل اور موت کے وقت سخاوت کرنے والا (کنز العمال، ٢/١٨٠، جزء:٣، حدیث: ٧٣٧٣)

❁ بڑھاپے میں جوان نظر آنے کی کوشش کرنے والا (کنز العمال،۳/۲۸٤،جزء:٦، حدیث: ١٧٣٣١)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مذکورہ بالا کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
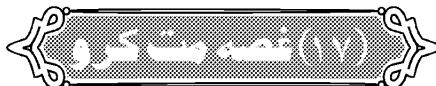
(۱۷) غصہ مت کرو

اَعرابی کا سترھواں سوال یہ تھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے امان کا طلب گار ہوں۔ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کسی پر غصہ مت کرو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے امان پا جاؤ گے۔

غصہ کسے کہتے ہیں؟

غَضَب یعنی غصہ نَفْس کے اس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفع (یعنی دُور) کرنے پر اُبھارے۔ غصہ اچھا بھی ہے اور بُرا بھی، **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لئے غصہ اچھا ہے جیسے مجاہد غازی کو کفار پر یا کسی واعِظ عالم کو فُسّاق وفجار پر یا ماں باپ کو نافرمان اولاد پر آئے اور بُرا بھی ہوتا ہے جیسے وہ غصہ جو نفسانیت کے لئے کسی پر آئے۔ **اللہ** تعالٰی کے لیے جو غضب کا لفظ آتا ہے وہاں غضب کے معنی ہوتے ہیں ناراضی وقہر کیونکہ وہ نفس ونفسانیت سے پاک ہے۔ (مراۃ المناجیح،٦/٦٥٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غصہ نہ کرو

حضرتِ سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: مجھے وصیت فرمائیے ! آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: غصہ مت کرو۔اس نے کئی بار یہی سوال دُہرایا آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ہر بار یہی فرمایا کہ **لَا تَغْضَبْ** غصہ مت کیا کرو۔(بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، ۴/۱۳۱، حدیث:۶۱۱۶)

غصہ نہ کرنے سے کیا مراد ہے؟

علّامہ اِبنِ حَجَر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی لکھتے ہیں: علامہ خطابی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی نے فرمایا :لَاتَغْضَبْ کے معنی ہیں کہ غصے کے اسباب سے بچ اور غصے کی وجہ سے جو کیفیت ہوتی ہے اسے اپنے اوپر طاری مت کر، یہاں پر نفسِ غُصّہ سے منع نہیں کیا گیا کیونکہ وہ تو طبعی چیز ہے جو کہ انسان کی فطرت میں موجود ہوتا ہے۔بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جنہوں نے بارگاہِ رسالت میں نصیحت کی درخواست کی تھی شاید ان کا مزاج بہت تیز اور طبیعت میں غصہ زیادہ تھا اور مُبلّغِ اعظم، نبیِّ مُکَرَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ ہر ایک کو اس کی طبیعت کے مطابق حکم ارشاد فرماتے اسی لئے آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے انہیں غصہ ترک کرنے کی وصیت فرمائی۔حضرت اِبْنِ تِیْن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَتِیْن فرماتے ہیں کہ حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنے اس جملے لَاتَغْضَبْ میں دنیا و آخرت کی بھلائی جمع فرمادی

کیونکہ غُصّہ اِنسان کو قطعِ تعلق کی طرف لے جاتا اور نرمی سے روکتا ہے اور بسا اوقات یہ انسان کو مَغْضُوْب عَلَیْہ (جس پر غُصّہ آیا ہے اس) کی اِیذا رسانی پر اُبھارتا ہے اور اس سے دین میں کمی آتی ہے۔

(فتح الباری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، ١٠/٤٣٩، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غصہ نہ کرتے

راویٔ حدیث حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن عون رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ غصہ نہیں فرماتے تھے، کوئی آپ کو غصہ دلانے کی کوشش کرتا تو ارشاد فرماتے: بَارَكَ اللّٰہُ فِیْكَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت عطا فرمائے۔ (سیر اعلام النبلاء، ٦/٥١٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بہتر کون اور بُرا کون؟

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمیوں میں سے بعض کو جلد غصہ آتا اور جلد چلا جاتا ہے پس ایک دوسرے کے ساتھ ہے[1] ان میں سے بعض کو دیر سے غصہ آتا اور دیر سے جاتا ہے پس ایک دوسرے

---

[1]: یعنی ان دونوں خصلتوں (غصے کا جلدی آنا اور جلدی چلے جانا) میں سے ہر ایک دوسرے کے مقابلے میں ہے لہٰذا ان کا فاعل (جسے غصہ جلد آتا اور جلد چلا جاتا ہے) عقلی طور پر تعریف یا مذمت کا مستحق نہیں کیونکہ اس میں دونوں حالتیں برابر ہیں لہٰذا نہ تو اسے دیگر لوگوں سے اچھا کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی برا۔ (مرقاۃ، کتاب الاٰداب، باب الامر بالمعروف، ٨/٨٧٧، تحت الحدیث: ٥١٤٥)

کے ساتھ ہے تم میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور تم میں سے بُرے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے اور دیر سے جائے۔

(مشکوٰۃ،کتاب الآداب،باب الامر بالمعروف، ۲۳۹/۲، الحدیث:۵۱۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:36 بے نظیر و بے مثال بُردباری

حضرت سیِّدُنا اَحنف بن قیس رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے بُردباری کہاں سے سیکھی ہے؟ فرمایا: حضرت سیِّدُنا قیس بن عاصم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے۔ پوچھا گیا: وہ کس قدر بُردبار تھے؟ فرمایا: ایک مرتبہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ ایک لونڈی ان کے پاس سیخ لائی جس پر بُھنا ہوا گوشت تھا، وہ اس کے ہاتھ سے گر کر آپ کے ایک چھوٹے صاحبزادے پر جا گری، جس کے باعث اس کا اِنتقال ہوگیا۔ لونڈی یہ دیکھ کر ڈر گئی تو اُنہوں نے فرمایا: ڈرنے کی ضرورت نہیں! میں نے تجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد کیا۔

(احیاء علوم الدین،کتاب ریاضۃ النفس،بیان علامات حسن الخلق، ۸۸/۳)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک بوڑھے آدمی نے کسی طبیب سے کہا کہ میری نگاہ موٹی ہوگئی ہے،

طبیب نے کہا: بڑھاپے کی وجہ سے، وہ بولا: اونچا سننے لگا ہوں، جواب ملا: بڑھاپے کی وجہ سے، بولا: کمر ٹیڑھی ہوگئی ہے، کہا: بڑھاپے کی وجہ سے، آخر میں بوڑھا بولا کہ جاہل طبیب! تجھے بڑھاپے کے سوا کچھ نہیں آتا؟ جواب ملا: یہ بے موقعہ غصہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔(مرقات)(مراۃ المناجیح،۶/۲۲۴)

حکایت:38 گناہ سے نفرت ہے گناہگار سے نہیں

مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جس نے کوئی گناہ کیا تھا اور لوگ اسے بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تم اس آدمی کو کسی کنویں میں گرا ہوا دیکھو تو اسے نکالو گے نہیں؟ وہ بولے: بالکل نکالیں گے۔فرمایا: تو اپنے بھائی کو برا بھلا مت کہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں اس گناہ سے محفوظ رکھا! وہ بولے: کیا آپ کو یہ بُرا نہیں لگ رہا؟ فرمایا: مجھے صرف اس کے عمل سے نفرت ہے اگر وہ برے کام چھوڑ دے تو میرا بھائی ہے۔(منہاج القاصدین،کتاب الامر بالمعروف، ص ٥٢٤)

حکایت:39 بُردباری ہر درد کی دوا ہے

کسی عقل مند کے پاس اُس کا ایک دوست گیا تو عقل مند نے اُس کے سامنے کھانا رکھا، اس کی بیوی انتہائی بداَخلاق تھی، اس نے آکر دسترخوان اٹھایا اور اپنے شوہر کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا، دوست یہ معاملہ دیکھ کر غصے کی حالت میں باہر نکل

گیا، عقل مند اُس کے پیچھے گیا اور کہا: اس دن کو یاد کرو جب ہم تمہارے گھر میں کھانا کھا رہے تھے اور ایک مرغی دسترخوان پر آ گری تھی جس نے سارا کھانا خراب کر دیا تھا لیکن ہم میں سے کسی کو بھی غصہ نہ آیا تھا۔ دوست نے کہا: ہاں بات تو یہی ہے۔ عقل مند نے کہا: اِس عورت کو بھی اُس مرغی کی طرح سمجھو۔ چنانچہ دوست کا غصہ ختم ہو گیا، واپس لوٹا اور کہنے لگا: کسی دانِش وَر نے سچ کہا ہے کہ بُردباری ہر درد کی دوا ہے۔

(احیاء علوم الدین،کتاب ذم الغضب،بیان فضیلۃ الحلم،۳/۲۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۸) حرام نہ کھاؤ

اَعرابی کا اٹھارھواں سوال یہ تھا کہ دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حرام سے بچو، تمہاری دعائیں قبول ہوں گی۔

دعا قبول نہیں ہوتی

میرے آقا اعلیٰحضرت کے والدِ گرامی رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ علامہ مولیٰنا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان ''اَحسَنُ الوِعا'' میں فرماتے ہیں: کھانے پینے لباس وکسب میں حرام سے احتیاط کرے کہ حرام خوار وحرام کار (حرام کھانے والے اور حرام کام کرنے والے) کی دعا اکثر رَد ہوتی ہے۔ (فضائل دعا،ص۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چالیس دن تک قبولیت سے محروم

ایک مرتبہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا وجہ ہے کہ میں دعا کرتا ہوں لیکن قبول نہیں ہوتی؟ سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے سعد! حرام سے بچو! کیونکہ جس کے پیٹ میں حرام کا لقمہ پڑ گیا وہ چالیس دن تک قبولیت سے محروم ہوگیا۔'' (تنبیہ الغافلین، باب الدعاء، ص۲۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:40 دُعا قبول نہ ہونے کا سبب

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کسی مقام سے گزرے تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ اٹھائے رو رو کر بڑے رِقَّت انگیز انداز میں مصروفِ دعا تھا۔ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اسے دیکھتے رہے پھر بارگاہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گزار ہوئے: اے میرے رحیم وکریم پروردگار! عَزَّوَجَلَّ تُو اپنے اس بندے کی دعا کیوں نہیں قبول کررہا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے موسیٰ! اگر یہ شخص اتنا روئے، اتنا روئے کہ اس کا دَم نکل جائے اور اپنے ہاتھ اتنے بلند کرلے کہ آسمان کو چھولیں تب بھی میں اس کی دُعا قبول نہ کروں گا۔ حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: میرے مولیٰ! عَزَّوَجَلَّ اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد

ہوا: یہ **حرام** کھاتا اور **حرام** پہنتا ہے اور اس کے گھر میں **حرام** مال ہے۔

(عیون الحکایات،الحکایة الثانیة والخمسون بعد الثلاثمائة ،ص٢١٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مالِ حرام کا وبال

حرام کی کمائی سے کوسوں دُور رہنے میں ہی بھلائی ہے کیونکہ اس میں ہرگز ہرگز ہرگز برکت نہیں ہوسکتی۔ایسا مال اگرچہ دنیا میں بظاہر کچھ فائدہ دے بھی دے مگر آخرت میں وبالِ جان بن جائے گا لہٰذا اس کی حرص سے بچنا لازِم ہے،چُنانچِہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شَخص **حرام مال** کماتا ہے اور پھر صدَقہ کرتا ہے اُس سے قَبول نہیں کیا جائے گا اور اُس سے خَرچ کرے گا تو اِس کے لیے اُس میں بَرَکت نہ ہوگی اور اسے اپنے پیچھے چھوڑے گا تو یہ اس کے لیے **دوزخ** کا زادِ راہ ہوگا۔

(شرح السنة،کتاب البیوع، باب الکسب،٤ /٢٠٥،حدیث:٢٠٢٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:41 بے صبری کے باعث حلال روزی سے محرومی

حضرت سیدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مسجد میں داخل ہونے لگے تو مسجد کے دروازے پر موجود ایک شخص سے ارشاد فرمایا: میرا یہ خچر پکڑ لو۔ وہ شخص خچر کی لگام لیکر چلا گیا اور خچر کو وہیں چھوڑ دیا۔ حضرت سیدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَجْھَہُ الْکَرِیْم نماز سے فراغت کے بعد اس شخص کے خچر پکڑنے کے عوض اسے دینے کے لئے دو درہم لیکر مسجد سے باہر تشریف لائے تو ملاحظہ فرمایا کہ خچر بغیر لگام کے کھڑا ہے۔آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ خچر پر سوار ہو کر گھر تشریف لائے اور اپنے غلام کو وہ دو درہم دے کر لگام خریدنے کے لئے بھیجا۔غلام بازار سے وہی لگام خرید کر لایا جسے چور نے دو درہم کے عوض فروخت کیا تھا۔حضرت سیدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: بے شک بندہ بے صبری کر کے اپنے آپ کو حلال روزی سے محروم کر دیتا ہے اور اس کے باوجود اپنے مقدر سے زیادہ حاصل نہیں کر پاتا۔

(المستطرف،۱/۱۲٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی کے کھانے کے بارے میں تفتیش نہ کی جائے

اعلٰی حضرت رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: شرعِ مطہر میں مصلحت کی تحصیل سے مُفْسِدہ (یعنی نقصان دہ چیز) کا اِزالہ مُقَدَّم تر ہے مثلاً مسلمان نے دعوت کی (اور) یہ اس کے مال وطعام کی تحقیقات کر رہے ہیں کہاں سے لایا؟ کیونکر پیدا کیا؟ حلال ہے یا حرام؟ کوئی نجاست تو اس میں نہیں ملی ہے؟ کہ بیشک یہ باتیں وحشت دینے والی ہیں اور مسلمان پر بدگمانی کر کے ایسی تحقیقات میں اُسے اِیذا دینا ہے خصوصاً اگر وہ شخص شرعاً معظم ومحترم ہو، جیسے عالمِ دین یا سچا مرشد یا ماں باپ یا استاذ یا ذی عزت مسلمان سردارِ قوم تو اِس نے (تحقیقات کر کے) اور بے جا کیا، ایک تو

بدگمانی دوسرے مُوحِش (یعنی وحشت میں ڈالنے والی) باتیں، تیسرے بزرگوں کا ترکِ ادب۔ اور (یہ خواہ مخواہ کا متقی بننے والا) یہ گمان نہ کرے کہ خفیہ تحقیقات کرلوں گا، حاشا وکلّا! اگر اسے خبر پہنچی اور نہ پہنچنا تعجب ہے کہ آج کل بہت لوگ پرچہ نویس (یعنی باتیں پھیلانے والے) ہیں تو اس میں تنہا بَرُو (یعنی اکیلے میں اس سے) پوچھنے سے زیادہ رنج کی صورت ہے کَمَاھُوَ مُجَرَّبٌ مَعْلُوْمٌ (جیسا کہ تجربہ سے معلوم ہے۔ت) نہ یہ خیال کرے کہ احباب کے ساتھ ایسا برتاؤ برتوں گا ہیہات اَحِبّا (دوستوں) کو رنج دینا کب روا ہے؟ اور یہ گمان کہ شاید اِیذا نہ پائے، ہم کہتے ہیں شاید اِیذا پائے، اگر ایسا ہی ''شاید'' پر عمل ہے تو اُس کے مال وطعام کی حِلّت وطہارت میں ''شاید'' پر کیوں نہیں عمل کرتا۔ مع ہٰذا اگر اِیذا نہ بھی ہُوئی اور اُس نے براہِ بے تکلفی بتا دیا تو ایک مسلمان کی پردہ دری ہوئی (یعنی عیب کھل گیا) کہ شرعاً ناجائز۔ غرض ایسے مقامات میں وَرع واحتیاط کی دو ہی صورتیں ہیں: یا تو اس طور پر بچ جائے کہ اُسے (یعنی مہمان نواز کو) اِجتناب ودامن کشی پر اطلاع نہ ہو یا سوال وتحقیق کرے تو اُن امور میں جن کی تفتیش مُوجِبِ اِیذا نہیں ہوتی مثلاً کسی کا جوتا پہنے ہے وُضو کرکے اُس میں پاؤں رکھنا چاہتا ہے دریافت کرلے کہ پاؤں تر ہیں یوں ہی پہن لوں وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس یا کوئی فاسِق بیباک مجاہر مُعلِن اس درجہ وقاحت و بے حیائی کو پہنچا ہوا ہو کہ اُسے نہ بتا دینے میں باک ہو، نہ دریافت سے صدمہ گزرے، نہ اُس سے کوئی فتنہ متوقع ہو نہ اظہارِ ظاہر میں پردہ دَری ہو تو عندالتحقیق اُس سے تفتیش میں بھی جرح نہیں، ورنہ ہرگز بنامِ

ورع واحتیاط مسلمانوں کی نفرت ووحشت یا اُن کی رُسوائی وفضیحت یا تجسّسِ عیوب ومعصیت کا باعث نہ ہو کہ یہ سب امور ناجائز ہیں اور شکوک وشبہات میں ورع نہ برتنا ناجائز نہیں۔ عجب کہ امرِ جائز سے بچنے کے لئے چند ناروا باتوں کا ارتکاب کرے یہ بھی شیطان کا ایک دھوکا ہے کہ اسے محتاط بننے کے پردے میں محض غیر محتاط کردیا۔ اے عزیز! مداراتِ خَلْق واُلفت ومُوانست (یعنی لوگوں سے اچھی طرح پیش آنا اور الفت ومحبت کا برتاؤ کرنا) اہم امور سے ہے۔ (فتاوی رضویہ مخرجہ، ۴/۵۲۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

حکایت:42 پرہیزگاری یا بدگمانی

حضرت سیدنا یاقوت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے میرے سامنے کھانا رکھا اور اسے کھانے پر اِصرار کیا۔ میں نے اس کھانے پر ظلمت (یعنی تاریکی) دیکھی تو کہا: ''یہ حرام ہے'' اور نہیں کھایا۔ پھر میں حضرت سیدنا مُرْسِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: مریدین کی جہالت میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ ان کے سامنے کھانا رکھا جائے اور وہ اس کھانے پر تاریکی دیکھیں تو کہتے ہیں: یہ حرام ہے۔ اے مسکین! تمہاری پرہیزگاری اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں تمہاری بدگمانی کے برابر نہیں ہے۔ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے اِس کھانے کا ارادہ نہیں فرمایا۔

(فیض القدیر ۱/۳۷۳، تحت الحدیث:٤٦٢)

(۱۹) رُسوائی سے بچنے کا طریقہ

اَعرابی کا انیسواں سوال یہ تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے لوگوں کے سامنے رسوا نہ فرمائے۔ رسول بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو، لوگوں کے سامنے رُسوا نہیں ہو گے۔

کامیاب کون؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاح کو پہنچنے والے (یعنی کامیابی کو پالینے والے) مؤمنین کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ (پ۱۸، المومنون: ۵، ۶، ۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

شرم گاہ کی حفاظت کا مطلب

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان شرم گاہوں کی حفاظت کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس طرح کہ زنا اور لوازِمِ زنا سے بچتے ہیں حتی کہ غیر کا ستر بھی دیکھتے نہیں۔ (نورالعرفان، پ۱۸، المومنون، زیرآیت:۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:43 یوں بدلتے ہیں بدلنے والے

مکّۂ مکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً میں ایک حسین وجمیل عورت نے ایک دن آئینہ دیکھتے ہوئے اپنے شوہر سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ کوئی ایسا شخص ہوگا جو اس چہرے کو دیکھے اور فتنے میں نہ پڑے؟ شوہر بولا: ہاں، پوچھا: کون؟ شوہر بولا: عُبید بن عُمیر (تابعی)، وہ بولی: ایسی بات ہے تو میں انہیں فتنہ میں ڈال کر دکھاؤں؟ یوں شوہر کی رضامندی سے وہ عورت مسجدُ الحرام میں حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن عُمیر رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس مسئلہ پوچھنے والی بن کر آئی، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس عورت کو لے کر ایک طرف ہوگئے، اچانک عورت نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فوراً فرمایا: خدا کی بندی! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! وہ بولی: میں آپ کے فتنے میں پڑ گئی ہوں، لہٰذا آپ میری پیشکش پر غور کرلیں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میں تجھ سے چند سوالات کرتا ہوں، اگر تو سچ بولے گی تو پھر میں تیری پیشکش پر غور کروں گا۔ بولی: آپ جو بھی سوال کریں گے میں سچ ہی بولوں گی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ کہ جس وقت مَلَکُ الْمَوت حضرتِ سیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلام تمہاری روح قبض کرنے آئیں گے کیا اس وقت تمہیں یہ پسند ہوگا کہ میں تمہارا یہ کام کروں؟ بولی: بالکل نہیں، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: سچ کہا، پھر فرمایا: جب تجھے قبر میں ڈال دیا جائے پھر تجھے سوالات کے لئے بٹھایا جائے کیا اس وقت تمہیں یہ پسند ہوگا کہ میں تمہارا یہ کام کروں؟ بولی: بالکل نہیں، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی

علیہ نے فرمایا: سچ کہا، پھر فرمایا: جب لوگوں کے ہاتھوں میں نامہ اعمال دیا جائے اور تمہیں پتا نہ ہو کہ تمہارے سیدھے ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا یا اُلٹے ہاتھ میں! تو کیا اس وقت تمہیں یہ پسند ہوگا کہ میں تمہارا یہ کام کروں؟ بولی: بالکل نہیں، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: سچ کہا، پھر فرمایا: جب پُل صِراط سے گزرنے کا وقت آئے اور تمہیں پتہ نہ ہو کہ تم نجات پاؤ گی یا نہیں! تو کیا اس وقت تمہیں یہ پسند ہوگا کہ میں تمہارا یہ کام کروں؟ بولی: بالکل نہیں، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: سچ کہا، پھر پوچھا: جب تمہیں میزانِ عمل پر لایا جائے اور تمہیں معلوم نہ ہو کہ تمہارے نیک اعمال کا پلہ بھاری ہوگا یا نہیں! تو کیا اس وقت تمہیں یہ پسند ہوگا کہ میں تمہارا یہ کام کروں؟ بولی: بالکل نہیں، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: سچ کہا، پھر فرمایا: جب تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سوالات کے لئے کھڑا کیا جائے کیا اس وقت تمہیں یہ پسند ہوگا کہ میں تمہارا یہ کام کروں؟ بولی: بالکل نہیں، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: سچ کہا، پھر فرمایا: اے خدا کی بندی! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر انعام واکرام بھی فرمائے گا اور تجھے بھلائی بھی عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد وہ عورت گھر لوٹ آئی تو شوہر بولا: کیا ہوا؟ بولی: تم بھی بیکار ہو ہم بھی بیکار ہیں، یہ کہہ کر وہ نماز، روزے اور دیگر عبادت میں لگ گئی۔ (الثقات للعجلی، ۲/۱۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

17 سخت ترین گناہ

حضرتِ سیدنا علامہ مُلّا علی قاری حنفی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: 17 گناہِ کبیرہ بہت سخت ہیں: **چار دل کے**: (۱) شرک و کفر (۲) گناہ پر اَڑنے کی نیّت (۳) اللہ کی رحمت سے مایوسی (٤) اللّٰہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوفی۔ **چار زبان میں**: (۱) جھوٹی گواہی (۲) پاک دامنوں پر تہمت (۳) جھوٹی قسم (٤) جادو۔ **تین پیٹ کے گناہ**: (۱) یتیم کا (مال) کھانا (۲) شراب پینا (۳) سود کھانا۔ **دو شرم گاہ کے**: (۱) زنا (۲) لواطت۔ **دو ہاتھ کے**: (۱) چوری (۲) ناحق قتل۔ **ایک پاؤں کا** (۱) میدانِ جہاد سے بھاگ جانا۔ **ایک سارے بدن کا**: (۱) یعنی والدین کی نافرمانی۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۱/۲۲۱، تحت الحدیث: ۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۰) پردہ پوشی

اَعرابی کا بیسواں سوال یہ تھا کہ چاہتا ہوں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری پردہ پوشی فرمائے۔ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائیوں کے عیب چھپاؤ، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری پردہ پوشی فرمائے گا۔

عیب پوشی کرنے والے کی قیامت کے دن پردہ پوشی ہوگی

محبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ

عالیشان ہے: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جو بندہ دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کریگا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، ص ١٣٩٤، حدیث: ٢٥٨٠)

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اگر کوئی حیادار آدمی ناشائستہ حرکت خُفیہ کر بیٹھے پھر پچھتائے تو تم اسے خُفیہ (یعنی پوشیدہ طور پر) سمجھا دو کہ اس کی اصلاح ہو جائے، اُسے بدنام نہ کرو، اگر تم نے ایسا کیا تو اللّٰہ تعالٰی قیامت میں تمہارے گناہوں کا حساب خُفیہ ہی لے لے گا تمہیں رُسوا نہ کرے گا، ہاں! جو کسی کی اِیذا کی خفیہ تدبیریں کر رہا ہو یا خفیہ حرکتوں کا عادی ہو چکا ہو اُس کا اِظہار ضرور کر دو تا کہ وہ شخص اِیذا (یعنی تکلیف) سے بچ جائے یا یہ توبہ کرے، یہ قیدیں ضرور خیال میں رہیں۔ غرضکہ صرف بدنامی سے کسی کو بچانا اچھا ہے مگر اس کے خُفیہ ظُلم سے دوسرے کو بچانا یا اُس کی اِصلاح کرنا بھی اچھا ہے، یہ فرق خیال میں رہے۔ یہاں (صاحبِ) مِرقات نے فرمایا کہ جو مسلمان کی ایک عیب پوشی کرے رب تعالٰی اس کی سات سو عیب پوشیاں کریگا۔

(مراۃ المناجیح، ٦/٥٥١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت: 44 اب وہ عورت غیر ہو چکی ہے

کسی کی اپنی بیوی سے جنگ رہتی تھی اس کے ایک دوست نے پوچھا کہ

تیری بیوی میں خرابی کیا ہے؟ وہ بولا کہ تم میرے اندرونی معاملات پوچھنے والے کون ہو؟ آخر اسے طلاق دے دی، اس سائل نے کہا کہ اب تو وہ تمہاری بیوی نہ رہی اب بتاؤ اس میں کیا خرابی تھی؟ یہ بولا: وہ عورت غیر ہوچکی مجھے کسی غیر کے عیوب بتانے کا کیا حق ہے؟ یہ ہے پردہ پوشی۔ (مرأۃ المناجیح،۶۱/۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین اعمال ضرور کرتے

منقول ہے کہ حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم (فرشتے) زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے تو تین اعمال کو ضرور بجالاتے: مسلمانوں کو پانی پلانا، بال بچے دار شخص کی مدد کرنا اور مسلمانوں سے ہونے والے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا۔

(المستطرف ، ۲۲۳/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:45 ''اَصَم'' مشہور ہونے کی وجہ

حضرت سیدنا ابوعلی دَقّاق علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الرزّاق فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا حاتم اصم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کا نام ''اَصَم (یعنی بہرہ)'' پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک عورت آپ کی خدمت میں مسئلہ پوچھنے کیلئے حاضر ہوئی، اسی دوران اس کی ہوا خارج ہوگئی۔ اس پر وہ عورت بہت شرمندہ ہوئی۔ حضرت سیدنا حاتم اصم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ

الاکرم نے فرمایا: ذرا اونچی آواز میں بولو۔اس پر عورت خوش ہوگئی اور سمجھی کہ انہوں نے وہ آواز نہیں سنی ہوگی، اس کے بعد سے حضرتِ سیدنا حاتم علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الاکرم کا نام اَصم پڑ گیا۔(المستطرف، ۱/۲۴۷ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَرَہنَہ کرنے سے بڑھ کر گناہ

حضرت سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو اس حال میں سوتا پاؤ کہ ہوا نے اس سے کپڑا ہٹا دیا ہے تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کی: اُس کی ستر پوشی کریں گے اور اسے ڈھانپ دیں گے۔تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: بلکہ تم اُس کا ستر کھول دو گے۔حواریوں نے تعجب کرتے ہوئے کہا: یہ کون کرے گا؟ تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے بارے میں کچھ سنتا ہے تو اسے بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے اور یہ اُسے بَرہنہ کرنے سے بڑا گناہ ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفة، الباب الثانی، ۲/ ۲۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پردہ پوشی کی مختلف صورتیں اور ان کے احکام

کسی شخص کا ایسا فعل یا قول جس کا ظاہر کرنا اسے ناپسند ہو تو ۞ اگر وہ قول یا فعل خلافِ شریعت نہ ہو تو اس کی پردہ پوشی لازم ہے اور ۞ اگر وہ قول یا فعل شریعت

کے خلاف ہوتو (دیکھا جائے گا) اگر اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حق متعلق ہو لیکن اس پر کوئی حکمِ شرعی مثلاً حَدْ (جیسے زنا اور چوری کی صورت میں) یا تَعْزِیْر (جیسے حرام چیزوں کے سننے اور خنزیر کھانے کی صورت میں) مُرتّب نہ ہوتو بھی اسے چھپانا لازم ہے اور اگر اس پر کوئی حکمِ شرعی مرتب ہوتا ہوتو اس صورت میں جاننے والے شخص کو اِختیار ہے کہ اس معاملے کی پردہ پوشی کرے یا پھر اسے حاکم تک پہنچا دے تا کہ وہ اس شخص پر حکمِ شرعی کو نافذ کرے البتہ پردہ پوشی افضل ہے مثلاً کسی کے زنا یا شراب پینے پر مطلع ہوا تو اُسے چھپانا بہتر ہے اور ۞ اگر وہ قول یا فعل جو خلافِ شریعت ہے اس کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہو نیز اس میں کسی شخص کا نقصان ہو مثلاً ایک شخص نے دوسرے شخص کی غیر موجودگی میں اسے زدوکوب یا قید کرنے یا اس کا مال لینے کا ارادہ ظاہر کیا یا پھر اس پر کوئی حکمِ شرعی مرتب ہوتا ہو مثلاً ایک شخص کی موجودگی میں دوسرے شخص نے کسی کو قتل کیا جس پر قصاص کا حکم مرتب ہوتا ہے یا پھر اس کی موجودگی میں کسی کا مال ضائع کیا جس پر تاوان کا حکم لگتا ہے تو اس شخص پر لازِم ہے کہ حاکم کو اس بات کی اطلاع دے اور ضرورت پڑنے پر اس معاملے کی گواہی دے اور ۞ اگر وہ خلافِ شریعت قول یا فعل جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس میں کسی کا نقصان نہ ہو اور نہ ہی اس پر کوئی حکمِ شرعی لگتا ہو یا پھر اس پر حکمِ شرعی مرتب تو ہوتا ہو لیکن متعلقہ شخص کو اس قول یا فعل کا علم ہو چکا ہے اور اُس نے اِس شخص سے گواہی دینے کا مطالبہ بھی نہیں کیا تو اس صورت میں پردہ پوشی لازِم ہے۔ (الحديقة الندية، ۲/۲۶۳)

(۲۱) گناہوں سے معافی کا نسخہ

اَعرابی کا اکیسواں سوال یہ تھا کہ کون سی چیز میرے گناہوں کو مٹا سکتی ہے؟

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آنسو، عاجزی اور بیماری۔

رونے کی فضیلت

سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِشمار، بِاِذنِ پروردگار دوعالَم کے مالِک ومختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو آنکھ آنسوؤں سے بھر جائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس پورے جسم کو جہنم پر حرام فرما دیتا ہے اور جو قطرہ آنکھ سے نکل کر رخسار پر بہہ جائے اس چہرے کو ذلت وتنگدستی نہ پہنچے گی۔ اگر کسی اُمت میں ایک بھی رونے والا ہو تو اسکی وجہ سے ساری اُمت پر رحم کیا جاتا ہے اور ہر چیز کی ایک مقدار اور وزن ہوتا ہے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے بہنے والا آنسو آگ کے سمندروں کو بجھا دے گا۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/ ۴۹۴، حدیث: ۸۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرشتوں کے آنسو

مشہور تابِعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا ابوعَمْرو یزید بن اَبان رَقاشی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی فرماتے ہیں: بلاشبہ عرش کے گرد کچھ فرشتے ہیں جن کی آنکھیں نہروں کی طرح قیامت تک جاری رہیں گی۔ وہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے ایسے کانپتے ہیں جیسے شدید ہوا

انہیں ہلا جلا رہی ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے ارشاد فرماتا ہے: اے فرشتو! میری بارگاہ میں ہوتے ہوئے تمہیں کس چیز کا خوف ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب عَزَّوَجَلَّ! تیری عزت و عظمت جو ہمیں معلوم ہے اگر زمین والوں کو معلوم ہو جائے تو کھانا پانی ان کے حلق سے نہ اُترے، بستروں پر لیٹ نہ پائیں، صحراؤں میں نکل جائیں اور گائے کی طرح ڈکرائیں۔ (منهاج القاصدين،كتاب الرجاء والخوف، ص ١١٧٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رونے سے دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے

حضرت سیدنا صالح مُرِّی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے تھے: گناہ دلوں کو زنگ آلود کر دیتے ہیں اور یہ زنگ صرف رونے سے زائل ہوتا ہے۔

(تنبيه المغترين، ص ١٠٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت: 46 اکیلے رونے سے گناہ معاف ہو جائیں گے؟

حضرت سیدنا شعیب بن حرب رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ حضرت سیدنا طاؤس رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی مجلس میں اس قدر روئے کہ تمام لوگ آپ کے ساتھ رونے لگے اور یہ گمان کیا کہ انہوں نے یہ بہت بڑا کام کیا ہے تو حضرت سیدنا طاؤس رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ان سے کہا: اے دوست! جان لے، اگر ایک گناہ کی وجہ سے تیرے ساتھ زمین و آسمان والے بھی روئیں تو یہ بھی کم ہے، پھر تو کیسے گمان کرتا ہے کہ تیرے اکیلے

رونے سے گناہ معاف ہوجائیں گے۔(تنبیه المغترین، ص۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رونے کے اسباب

حضرت سیدنا یزید بن مَیْسَرَہ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: رونا پانچ چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے: خوشی یا غم سے، دَرد یا گھبراہٹ سے، ریا سے اور چھٹی وجہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رونا ہے اور وہ اچانک ہوتا ہے عمل سے نہیں، یہی وہ رونا ہے جس کا ایک آنسو (جہنم میں) آگ کے کئی پہاڑوں کو بجھا دیتا ہے۔

(تنبیه المغترین،ص۲۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عاجزی کرنے والے کو بڑا مرتبہ ملے گا

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تواضُع (یعنی عاجزی) اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے مرتبے والے بندے بن جاؤ گے اور **تَکَبُّر** سے بھی بَری ہوجاؤ گے۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق،قسم الاقوال،۲/۴۹،جزء:۳، حدیث:۵۷۲۲)

حضرت سیدنا مجاہد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب حضرت سیدنا نوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم کو طوفان میں غرق فرمایا تو تمام

پہاڑ اونچے ہوگئے لیکن جُودی پہاڑ نے عاجزی اختیار کی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسے تمام پہاڑوں پر بلندی عطا فرمائی اور حضرت سیدنا نوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کشتی کو اس پر ٹھہرایا۔ (المستطرف، ۱/۲۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:48 بزرگ مہمان کی عاجزی مرحبا!

منقول ہے کہ ایک بزرگ کو دعوت میں بلانے کے لئے قاصِد بھیجا گیا لیکن بزرگ سے قاصد کی ملاقات نہ ہو سکی، جب انہیں علم ہوا تو تشریف لے آئے تب تک لوگ کھانا کھا کر جا چکے تھے۔ میزبان نے کہا: لوگ تو جا چکے ہیں۔ پوچھا: کچھ بچا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ پوچھا: روٹی کا کوئی ٹکڑا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ہنڈیا چاٹ لوں گا۔ میزبان نے عرض کی: اسے تو ہم دھو چکے ہیں۔ چنانچہ، وہ بزرگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہوئے لوٹ آئے۔ ان سے اس بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: اس شخص نے ہمیں اچھی نیت سے بلایا اور اچھی نیت سے لوٹا دیا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب الاکل، آداب الانصراف، ۲/۲٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیمار گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جب مومن بیمار ہوتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا

ہے جیسے بھٹی لوہے کے زَنگ کو صاف کردیتی ہے۔

(الترغیب و الترھیب،کتاب الجنائز،الترغیب فی الصبر۔۔الخ،٤/١٤٦،حدیث:٤٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:49 تجھے یہ نعمت بن مانگے ملی ہے

حضرتِ سیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے منقول ہے: دوعبادت گزاروں نے پچاس سال تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، ان میں سے ایک کے جسم میں خطرناک بیماری لگ گئی، اس نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں التجا کی: اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں نے اتنے سال تیری اطاعت وعبادت کی پھر بھی مجھے اتنی خطرناک بیماری میں مبتلا کردیا گیا، اس میں کیا حکمت ہے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرشتوں کو حکم فرمایا: اس سے کہو: تو نے جو عبادت وریاضت کی وہ ہماری ہی عطا کردہ توفیق سے ہے، باقی رہی بیماری تو میں نے اس میں تجھے اس لئے مبتلا کیا تاکہ تجھے اَبراروں (نیکوکارلوگوں) کے مرتبہ پر فائز کردوں، تجھ سے پہلے کے لوگ تو بیماری ومصائب کے خواہش مند ہوا کرتے تھے اور تجھے تو میں نے یہ نعمت بِن مانگے عطا کی ہے۔

(عیون الحکایات،الحکایۃ الحادیۃ والخمسون بعد الثلاثمائۃ، ص٣١٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیماری نصیحت ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفحہ 802 پر ہے: رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ **مومن** جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری **گناہوں** سے **کفّارہ** ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لئے نصیحت اور **منافق** جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا، اس کی مثال **اُونٹ** کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا!

(سُنَنِ ابوداوٗد،کتاب الجنائز،باب الامراض..الخ،۳/۲۴۵،حدیث: ۳۰۸۹ ملخّصًا)

کیونکہ مومن بیماری میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ بیماری میرے کسی گناہ کی وجہ سے آئی اور شاید یہ آخری بیماری ہو جس کے بعد موت ہی آئے اس لیے اسے شفاء کے ساتھ مغفرت بھی نصیب ہوتی ہے۔ جبکہ منافق غافِل یہی سمجھتا ہے کہ فلاں وجہ سے میں بیمار ہوا تھا اور فلاں دوا سے مجھے آرام ملا، اسباب میں ایسا پھنسا رہتا ہے کہ مُسَبِّبُ الاسباب پر نظر ہی نہیں جاتی نہ توبہ کرتا ہے نہ اپنے گناہوں میں غور۔ (مراۃ المناجیح،۲/۴۲۴ ماخوذا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۲) سب سے بڑی اچھائی

اَعرابی کا بائیسواں سوال یہ تھا کہ کون سی نیکی اللّٰہ عزوجل کے نزدیک سب سے **افضل** ہے؟ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اچھے اخلاق، تواضُع اور مصائب پر صبر اور تقدیر پر راضی رہنا۔

حسنِ اخلاق کی اہمیت

ہر انسان کی ایک ظاہری اور ایک باطنی صورت ہوتی ہے، ظاہری صورت بصارت (یعنی ظاہری آنکھوں) سے جبکہ باطنی صورت بصیرت (یعنی دل کی آنکھوں) سے نظر آتی ہے۔ ظاہری صورت کو خَلْق جبکہ باطنی صورت کو خُلُق کہا جاتا ہے۔ انسان کی ظاہری اور باطنی دونوں صورتوں کی ایک ہیئت ہوتی ہے جو یا تو خوبصورت ہوتی ہے یا پھر بدصورت، بعض اوقات انسان کا ظاہر خوبصورت اور باطن بدصورت ہوتا ہے جبکہ بسا اوقات باطن خوبصورت اور ظاہر بدصورت۔ ایک انسان کے لئے یہ انتہائی بُری بات ہے کہ اس کا ظاہِر تو خوبصورت ہو لیکن باطِن قبیح و بدصورت، چنانچہ منقول ہے کہ ایک دانا شخص نے کسی خوبصورت چہرے والے آدمی سے کہا: گھر تو بہت اچھا ہے لیکن اس میں رہنے والا بدصورت ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ریاضۃ النفس، بیان حقیقۃ حسن الخلق، ۸/۶۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے اور برے اخلاق کی تعریف

انسان کی باطنی صورت اگر اچھی ہو کہ اس سے اچھے اعمال بغیر تکلف اور غور وتفکُّر کے ادا ہوں تو اسے حسنِ اخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے جبکہ یہی باطنی صورت اگر بُری ہو کہ اس سے بلا تکلُّف برے اعمال صادِر ہوں تو اسے بداخلاقی کہا جاتا ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس، بیان حقیقۃ حسن الخلق، ۳/ ٦٦ ملخصاً) اچھے اخلاق سے مراد ہے خَلْق وخالق کے حقوق ادا کرنا، نرم وگرم حالات میں شاکر وصابر رہنا۔(مراۃ المناجیح، ۶/۴۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صبر سے بہتر کوئی شے نہیں

صاحبِ جُو د ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ یعنی جو صبر چاہے گا **اللہ** اسے صبر دے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہ ملی۔

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، ۱/ ٤٩٦، حدیث: ١٤٦٩)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی رب تعالٰی کی عطاؤں میں سے بہترین اور بہت گنجائش والی عطا صبر ہے کہ رب تعالٰی نے اس کا ذکر نماز سے پہلے فرمایا: اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو (پ۲، البقرۃ: ۱۵۳)) اور صابر کے ساتھ **اللہ** ہوتا ہے، نیز صبر کے ذریعہ انسان بڑی بڑی مشقتیں برداشت کر لیتا ہے اور بڑے بڑے درجے حاصل کر لیتا ہے، رب تعالٰی نے (سیدنا) ایوب علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: اِنَّا وَجَدْنٰہُ صَابِرًا ہم نے انہیں

بندہ صابر پایا (پ ۲۳، صٓ: ٤٤)، صبر ہی کی برکت سے حضرت حسین (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) سیِّدُ الشُّہَداء ہوئے۔ (مراۃ المناجیح، ۵۹/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت: 50 ایک بزرگ اور قیدی دوست

کسی بزرگ کا ایک دوست تھا جسے بادشاہ نے قید کردیا، اس نے اپنے دوست کو اِطّلاع دی اور شکوہ بھی کیا۔ اُنہوں نے پیغام بھجوایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو۔ بادشاہ نے اُسے سزا دی، اس نے پھر اپنے دوست کو اطلاع دی اور شکوہ کیا تو انہوں نے پھر پیغام بھجوایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو! اسی دوران دَسْت کی بیماری میں مبتلا ایک مجوسی (آتش پرست) کو لایا گیا اور اس کیساتھ قید کردیا گیا، بیڑی کا ایک کڑا اس کے پاؤں میں تھا تو دوسرا کڑا مجوسی کے پاؤں میں۔ اس نے پھر پیغام بھیجا تو دوست کا جواب ملا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرو۔ مجوسی کو قضائے حاجت کیلئے کئی بار اٹھنا پڑتا تو اسے بھی مجبوراً ساتھ اٹھنا پڑتا اور مجوسی کے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ ٹھہرنا پڑتا۔ قیدی دوست نے یہ سب لکھ کر دوست کو بھیجا تو جواب ملا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو۔ قیدی دوست نے لکھ کر بھیجا: کب تک شکر کروں؟ اس سے بڑی مصیبت کیا ہوسکتی ہے؟ بُزرگ دوست نے جواب لکھا: اگر مجوسی کی کمر میں بندھا زُنّار (یعنی وہ دھاگہ جو اُن کے کفریہ مذہب کی علامت ہے) تمہاری کمر میں ہوتا تو تم کیا کرتے؟

(احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، بیان وجہ اجتماع۔۔الخ، ٤/ ١٥٨)

سب کچھ تقدیر میں لکھا ہوا ہے

ہر بھلائی، بُرائی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرما دی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ لیا۔[1]

(بہارشریعت،۱/۱۱)

بینائی مل جانے سے زیادہ پسند ہے

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قبولیتِ دعا کے حوالے سے مشہور تھے اور لوگ ان سے دعا کروایا کرتے تھے جبکہ ان کی اپنی بینائی زائل ہوچکی تھی۔ کسی نے ان سے عرض کی: حضور! اگر آپ اپنے بینائی کی بحالی کیلئے بھی دعا فرمائیں تو کتنا اچھا ہو! ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا مجھے اپنی بینائی کے واپس مل جانے سے زیادہ پسند ہے۔ (جامع العلوم والحکم، ص۴۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر مگر نہ کرو

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو یہ مت کہو: ''اگر میں ایسا کرتا تو مجھے فلاں مصیبت نہ پہنچتی۔'' بلکہ یہ کہو: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسا ہی لکھا تھا اور اس نے جو چاہا وہی کیا۔'' کیونکہ: ''اگر'' کا لفظ شیطانی عمل کی

---

[1]: عقائد کے بارے میں مزید تفصیلات کے لئے بہارشریعت جلد اول (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کے حصہ اول کا مطالعہ کیجئے۔

ابتداء کرتا ہے۔(مسلم،کتاب القدر،باب فی الامر۔الخ،ص۱۴۳۲،حدیث۲۶۶۴)

مُفَسِّرِشَہیرحکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کیونکہ یہ کہنے میں دل کو رنج بھی بہت ہوتا ہے، رب تعالیٰ ناراض بھی ہوتا ہے۔''اگر میں اپنا مال فلاں وقت فروخت کر دیتا تو بڑا نفع ہوتا مگر میں نے غلطی کی کہ اب فروخت کیا ہائے بڑی غلطی کی'' یہ بُرا ہے لیکن دینی معاملات میں ایسی گفتگو اچھی یہاں دنیاوی نقصانات مراد ہیں ۔ اس اگر مگر سے انسان کا بھروسہ رب تعالیٰ پر نہیں رہتا اپنے پر یا اسباب پر ہوجاتا ہے۔خیال رہے کہ یہاں دنیا کے اگر مگر کا ذکر ہے دینی کاموں میں اگر مگر اور افسوس وندامت اچھی چیز ہے اگر میں اتنی زندگی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں گزارتا تو متقی ہوجاتا مگر میں نے گناہوں میں گزاری ہائے افسوس! یہ اگر مگر عبادت ہے۔اگر میں حضور(صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم)کے زمانہ میں ہوتا تو حضور(صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم)کے قدموں پر جان قربان کر دیتا مگر میں اتنے عرصہ بعد پیدا ہوا ہائے افسوس! یہ عبادت ہے۔اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا:شعر

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

لہٰذا یہ حدیث ان احادیث یا آیات کے خلاف نہیں جن میں ''لَو (اگر)'' فرمایا گیا۔

(مراۃ المناجیح،۷/۱۱۳)

حکایت: 51 اپنے نصیب پر خوش رہنے والی عورت

حضرت سیّدُ ناامام عبدالملک بن قریب اَصْمَعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: میں ایک قبیلہ میں گیا تو وہاں میں نے لوگوں میں سے سب سے خوبصورت عورت کو سب سے بدصورت شخص کے نکاح میں دیکھا، میں نے اس عورت سے کہا: کیا تو اپنے لئے اس بات پر راضی ہے کہ تو اس طرح کے شخص کے نکاح میں ہو؟ اس نے جواب دیا: خاموش ہو جاؤ! تم نے غلط بات کی ہے، ہوسکتا ہے اس نے کوئی نیکی کی ہو جس کی جزا میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کا مجھ سے نکاح کر دیا، یا ہوسکتا ہے کہ میں نے کوئی گناہ کیا ہو جس کے عقاب میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا اس سے نکاح کر دیا ہو تو کیا اب بھی میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی نہ رہوں؟ اس طرح اُس عورت نے مجھے خاموش کرا دیا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب النکاح، الباب الثالث، ۲/ ۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تدبیر کو ترک نہ کیجئے

یاد رہے کہ مرض کا علاج کروانا یا مصیبتوں کو دور کرنے کی تدابیر اختیار کرنا یا دعا کرنا تقدیر کے منافی نہیں بلکہ یہ بھی تقدیر کے تحت ہی ہوتی ہیں مگر توکُّل (یعنی بھروسا) خالقِ اسباب (یعنی رب عَزَّوَجَلَّ) پر ہونا چاہئے نہ کہ اسباب پر یعنی رب تعالٰی چاہے گا تو ہی ہماری تدبیر کامیاب ہوگی ورنہ نہیں۔ مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں خیال رہے کہ تدبیر بھی تقدیر

میں آچکی ہے لہٰذا تدبیر سے غافل نہ رہو مگر اس پر اِعتماد نہ کرو، نظر اللہ کی قدرت و رحمت پر رکھو۔ (مراۃ المناجیح، ۱۱۸/۷) **صدرُ الافاضِل** حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہِ الھادی **خزائن العرفان** میں لکھتے ہیں: آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدبیر اور مناسب احتیاطیں انبیاء (عَلَیْہِمُ السَّلام) کا طریقہ ہیں۔

(پ۱۳، یوسف، زیرِ آیت:٦٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۳) سب سے بڑی برائی

اَعرابی کا تئیسواں سوال یہ تھا کہ کون سی برائی اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے بڑی ہے؟ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بُرے اخلاق اور بُخْل۔

حکایت:52 بداَخلاق قابلِ رحم ہے

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے ساتھ سفر میں ایک بداَخلاق آدمی شریک ہوگیا، آپ اس کی بداَخلاقی پر صبر کرتے اور اس کی خاطر مدارت کرتے، جب وہ جدا ہوگیا تو آپ رونے لگے، کسی نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا: میں اس پر ترس کھا کر رو رہا ہوں کہ میں تو اس سے الگ ہوگیا لیکن اس کی بداخلاقی اس سے الگ نہ ہوئی۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس، بیان فضیلۃ ..الخ، ٦٥/٣)

بُخل کسے کہتے ہیں؟

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الوالی بُخل کا مطلب بیان کرتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں: جہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہے وہاں روک دینا بُخل ہے اور جہاں روکنا چاہیے وہاں خرچ کرنا فضول خرچی ہے ان دونوں کے درمیان اِعتدال کا راستہ ہے اور وہی محمود ہے۔

(احیاء علوم الدین،کتاب ذم البخل،بیان حد السخاء۔۔الخ،۳/۳۲۰)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ارشادفرماتے ہیں: بُخل کے معنٰی ہے روکنا، اِصطلاح میں بُخل یہ ہے (کہ) وہاں (خرچ کرنے) سے مال وغیرہ کا روکنا جہاں سے (روکنا) مناسب نہ ہو، حقوق کا ادا نہ کرنا بھی بُخل ہے، خواہ انسانوں کا حق ادا نہ کرے یا شریعت کا یا اللّٰہ تعالٰی کا، لہٰذا زکوٰۃ نہ دینے والا، اپنے حاجت مند ماں باپ، بال بچوں، اہلِ قرابت پر خرچ نہ کرنے والا نیز اپنے پر خرچ نہ کرنے والا بخیل (ہے)، یوں ہی بوقتِ ضرورت مسلمانوں پر خرچ نہ کرنے والا، جہاد میں باوجود ضرورت کے صَرْف نہ کرنے والا بخیل (ہے)۔ (تفسیر نعیمی،۴/۳۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بخیل جنت سے دُور ہے

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد

فرمایا: سخی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہے لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے اور دوزخ سے دُور ہے جب کہ بخیل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہے جنت سے دُور ہے لوگوں سے دُور ہے اور دوزخ سے قریب ہے۔

(ترمذی،کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی السخاء،۳/۳۸۷،حدیث:۱۹۶۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:53 خوش طبع مہمان اور بخیل میزبان

حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ اللّٰہ سُتوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی ایک بار کسی دنیادار بخیل شخص کے دسترخوان پر تشریف فرما تھے، اس نے بُھنا ہوا بچھڑا آپ کے آگے رکھا، جب اس نے لوگوں کو بچھڑے کے ٹکڑے کرتے دیکھا تو تنگ دل ہو کر اپنے غلام سے کہا: یہ بچوں کے لئے لے جاؤ۔ غلام اسے اٹھا کر گھر کے اندر جانے لگا تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اس کے پیچھے ہو لئے۔ عرض کی گئی: آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ فرمایا: میں بچوں کے ساتھ کھاؤں گا۔ یہ سن کر میزبان بڑا شرمندہ ہوا اور غلام کو بچھڑا واپس لانے کا کہا۔

(احیاء علوم الدین،کتاب آداب الاکل،آداب احضار الطعام،۲/ ۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۴) پوشیدہ صدقے اور صلہ رحمی کی فضیلت

اَعرابی کا چوبیسواں سوال یہ تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو کیا چیز ٹھنڈا کرتی

ہے؟ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: چپکے چپکے صدقہ کرنا اور صِلہ رحمی۔

سب سے مضبوط مخلوق

حضرت سیِّدُنا اَنس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ کانپنے لگی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے پہاڑوں کو پیدا فرما کر انہیں زمین کے لئے میخیں بنا دیا اور زمین ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی قوت پر تعجب ہوا اور انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: لوہا۔ فرشتوں نے پھر استفسار کیا: کیا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی مضبوط کوئی چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: آگ۔ فرشتوں نے پھر وہی سوال کیا تو ارشاد ہوا: پانی۔ فرشتوں نے وہی سوال دہرایا تو جواب ملا: ہوا۔ فرشتوں نے سوال کیا: اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں کوئی ہوا سے بھی طاقتور ہے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ہاں وہ انسان جو سیدھے ہاتھ سے صدقہ کرے اور اسے اپنے اُلٹے ہاتھ سے پوشیدہ رکھے۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، ۵/۲۴۲، حدیث: ۳۳۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
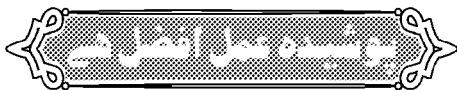
پوشیدہ عمل افضل ہے

نبی پاک صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ظاہری عمل کے مقابلے میں پوشیدہ عمل افضل ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۳۷۶، حدیث:۷۰۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تھیلی تو ملتی مگر دینے والے کا پتا نہ چلتا
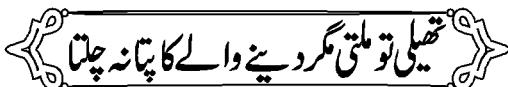
حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبدُاللّٰہ بن زُبیر رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ان بندوں کے پاس جو سجدے میں ہوتے درہم و دینار سے بھری تھیلیاں لے کر جاتے اور ان کی چپّلوں کے پاس ایسے انداز میں رکھ کر آجاتے کہ انہیں تھیلی کا تو پتہ چل جاتا مگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا پتہ نہیں لگ پاتا۔ کسی نے ان سے عرض کی: آپ خود جانے کے بجائے کسی کے ہاتھ تھیلیاں کیوں نہیں بھجواتے؟ فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ جب کبھی وہ میرے قاصد کو دیکھا کریں یا مجھ سے ملا کریں تو احسان تلے ہونے کی وجہ سے شرمندگی محسوس کریں۔ (منہاج القاصدین، کتاب اسرار الزکاۃ، ص ۱۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت: 54 بعدِ وصال سخاوت کا پتا چلا
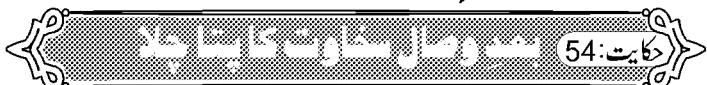
حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اپنا سارا مال راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خیرات کیا اور آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ

بہت سے غرباءِ اہلِ مدینہ کے گھروں میں ایسے **پوشیدہ** طریقوں سے رقم بھیجا کرتے تھے کہ ان غرباء کو خبر ہی نہیں ہوتی تھی کہ **یہ رقم کہاں سے آتی ہے؟** مگر جب آپ کا وصال ہوگیا تو ان غریبوں کو پتا چلا کہ یہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **سخاوت** تھی۔(سیر اعلام النبلاء، ۵/۳۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلے کے مسلمان اپنے اعمال چھپانے کا کتنا اہتمام کرتے تھے

حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرمایا کرتے تھے: ایک شخص پورا قرآن حفظ کر لیتا تھا لیکن اس کے پڑوسی کو اس بات کی خبر نہ ہوتی تھی، وہ فقہ کا کثیر علم حاصل کر لیتا تھا لیکن لوگوں کو اس بات کا پتہ نہ چلتا تھا اور وہ اپنے یہاں ملاقاتیوں کی موجودگی میں رات میں طویل نماز پڑھتا تھا لیکن دوسروں کو اس بات کا علم نہ ہو پاتا تھا۔ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنے اعمال کو چھپانے میں مبالغہ کرتے تھے۔ پہلے کے مسلمان دعا میں خوب کوشش کرتے تھے لیکن ان کی آواز کی جگہ صرف سرگوشی سنائی دیتی تھی کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ۔ (پ۸، الاعراف:۵۵)

نیز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے منتخب بندے حضرت سیدنا زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ﴿۳﴾ ترجمہ کنزالایمان: جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔ (پ۱۶، مریم:۳)

(تفسیر کبیر، ۲۸۱/۵)

صِلۂ رحمی کی تعریف

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے "**ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی**" کے صفحہ 5 پر لکھتے ہیں: صِلَہ کے معنٰی ہیں: اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِحْسَان ۔یعنی کسی بھی قسم کی بھلائی اور احسان کرنا۔ (اَلزّواجِر ج۲ ص۱۵۶) اور رِحم سے مراد: قرابت، رشتہ داری ہے۔ (لِسانُ العَرب ج۱ ص۱۴۷۹) "بہارِ شریعت" میں ہے: **صِلۂ رِحْم کے معنٰی: رِشتے کو جوڑنا** ہے یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک (یعنی بھلائی) کرنا۔ (بہارِ شریعت ۳/ ۵۵۸)

رِضائے الٰہی کے لیے رشتے داروں کے ساتھ صِلۂ رِحمی اور ان کی بدسلوکی پر انہیں درگزر کرنا ایک عظیم اَخلاقی خوبی ہے اور **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے یہاں اس کا بڑا ثواب ہے۔

بہترین آدمی کی خصوصیات

صاحبِ قراٰنِ مبین، مَحبوبِ ربُّ العٰلَمین، جنابِ صادِق و امین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **ایک مرتبہ منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صحابی** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: "یا رسولَ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے اچھا کون

ہے؟'' فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ متقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔

(مسند احمد، ۱۰/۴۰۲، حدیث: ۲۷۵۰۴)

حکایت:55 12ہزار درہم رشتے داروں کو بانٹ دیئے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُمُّ الْمؤمِنِین حضرتِ زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں 12 ہزار دِرہم بھیجے تو انہوں نے یہ رقم اپنے رشتے داروں کو تقسیم کردی۔ (اسد الغابة، ۷/۱٤۰ مُلَخّصاً)

صلۂ رحمی کرنے کے 10 فائدے

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: صِلۂ رِحْمی کرنے کے 10 فائدے ہیں: ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے ❁ لوگوں کی خوشی کا سبب ہے ❁ فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے ❁ مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❁ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❁ عمر بڑھتی ہے ❁ رِزْق میں برکت ہوتی ہے ❁ فوت ہوجانے والے آباء واجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں ❁ آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے ❁ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہوجاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں۔

(تَنبیهُ الغافِلین، باب صلة الرحم، ص۷۳)

ناراض رِشتے داروں سے صلح کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، ماموؤں، چچاؤں، بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سے قطعِ رِحمی کر لیتے ہیں، ان لوگوں کے لیے بیان کردہ حدیثِ پاک میں عبرت ہی عبرت ہے۔ میری مَدَنی اِلتجا ہے کہ اگر آپ کی کسی رِشتے دار سے ناراضی ہے تو اگرچہ رِشتے دار ہی کا قصور ہو صلح کیلئے خود پہل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تعلُّقات سنوار لیجئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۵) دوزخ کی آگ کونسی چیز بجھاتی ہے

اَعرابی کا پچیسواں سوال یہ تھا کہ کونسی چیز دوزخ کی آگ کو بجھاتی ہے؟ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: روزہ۔

حکایت: 56 موت کے وقت رونے کا سبب

حضرت سیِّدُنا عامر بن عبداللہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی موت کا وقت قریب آیا تو رونے لگے، جب وجہ دریافت کی گئی تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا:

---

[1]: مزید تفصیلات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کر لی'' ضرور پڑھئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں مزید زندہ رہنے کی خواہش میں نہیں رو رہا بلکہ مجھے تو موسمِ گرما کی سخت دوپہر میں (روزے کی حالت میں) پیاسا رہنا اور موسمِ سرما میں راتوں کا قیام کرنا یاد آرہا ہے۔ (حلية الاولياء، ۲ / ۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”یا دِرَمضان“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے نفل روزوں کے 8 مدنی پھول

﴿۱﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اگر کسی نے ایک دن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہوگا، اِس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دِن ملے گا۔ (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، ۵/ ۳۵۳، حدیث: ۶۱۰۴) ﴿ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے عاشقانِ رسول کی ایک تعداد نفلی روزے رکھنے کی سعادت پاتی ہے، آسانی اور ترغیب کے لئے ان کی تنظیمی طور پر درجہ بندی کی گئی ہے جو حسبِ ذیل ہے: ﴾

﴿۲﴾ **عاشقانِ روزہ کی تنظیمی دَرَجہ بندی:** ﴿ **مُمتاز** ﴾ جو صَومِ داؤدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سَہولت کے مطابِق رکھے یا پانچ ممنوعہ ایّام کے علاوہ سارا سال روزے رکھے (عیدالفطر اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحِجَّۃِ الحرام کو روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (دُرِّ مُختار وردالمحتار، ۳/ ۳۹۱))

﴿ **بہتر** ﴾ جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے (پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت

ہے، البتّہ جو اپنی سَہولت کے مطابق مدنی ماہ میں سات روزے رکھ لے وہ بھی تنظیماً ''بہتر'' میں شمار ہوگا) ﴿**مناسِب**﴾ جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو ہفتہ وار چُھٹّی والے دن روزہ رکھے (یوں مہینے میں چار یا پانچ روزے ہوں گے) ﴿۳﴾ **نَفْل روزہ** قَصْداً شروع کرنے سے پورا کرنا **واجِب** ہوجاتا ہے اگر توڑے گا تو قضا واجِب ہوگی۔ (دُرِّ مُختار، ۳/۴۷۳) ﴿٤﴾ ملازِم یا مزدور اگر نفل روزہ رکھیں تو کام پُورا نہیں کرسکتے تو ''مُسْتَاجِر'' (یعنی جس نے مُلازَمت یا مزدوری پر رکھا ہے اُس) کی اجازت ضَروری ہے اور اگر کام پورا کرسکتے ہیں تو اجازت کی ضَرورت نہیں۔ (ردالمحتار ۳/ ٤٧٨) (اگر وقف کے ادارے میں ملازِم ہیں اور نَفْل روزہ رکھنے کی صورت میں کام پورا نہیں کرسکتے تو کسی کی اجازت کارآمد نہیں، ملازَمت کرنے والے بارہا سمجھتے ہیں کہ روزے کی وجہ سے ان کے کام میں حَرَج واقِع نہیں ہورہا حالانکہ بسا اوقات بَہُت زیادہ رُکاوٹ پڑ رہی ہوتی ہے خُصُوصاً عوامی مقامات پر کام کرنے والے، ہوٹلوں پر کھانا پکانے والے، میزوں پر پہنچانے والے یا مزدور وغیرہا تو ان کا اپنے ذِہن میں ایک آدھ مرتبہ سمجھ لینا کافی نہیں کہ کام میں حَرَج نہیں ہورہا بلکہ نہایت غور کرلینا ضَروری ہے کہ کہیں نفل روزے کے شوق میں اِجارے کے کام میں سُستی کرکے حرام کمائی کمانے کے مرتکب نہ ہوں۔ خُصُوصاً دینی مدارس کے اساتِذہ کو اس مسئلے کا خیال رکھنا زیادہ ضَروری ہے کہ انہیں تو کوئی نفل روزوں میں رخصت کی اجازت بھی نہیں دے سکتا) ﴿۵﴾ طالبِ علمِ دین اگر اپنی تعلیم میں معمولی سا بھی حَرَج دیکھے تو ہرگز نفل روزہ نہ رکھے بلکہ وہ ہفتہ وار چُھٹّی کے دن روزہ رکھ کر ''مناسِب'' کا دَرَجہ حاصل کرسکتا ہے نیز مدنی قافلے کے مسافرین

تھوڑی سی بھی کمزوری محسوس کریں تو نفل روزہ نہ رکھیں تاکہ حُصولِ علمِ دین اور نیکی کی دعوت کے افضل ترین کام میں کمزوری رُکاوٹ نہ بنے (اگر علاوہ ازیں کارکردگی میں تَسلسُل ہے تو مدنی قافلے میں سفر کی وجہ سے رہ جانے والے روزوں سے تنظیماً دَرَجہ بندی پر اثر نہیں پڑے گا)﴿٦﴾ جہاں بھی نفل روزے کے سبب کسی افضل کام میں حَرَج واقع ہوتا ہو وہاں روزہ نہ رکھے مَثَلاً اگر کسی اسلامی بھائی کی ذمّے داری اس نوعیت کی ہے جہاں عوام سے بکثرت واسِطہ پڑتا ہے اور روزہ رکھنے سے اس کے مزاج میں تُرشی پیدا ہوجاتی ہے تو اگرچہ کام پورا ہوجاتا ہو لیکن لوگوں کے ساتھ بداخلاقی سے بچنا نفل روزوں کے مقابلے میں زیادہ ضَروری ہے﴿٧﴾ ماں باپ اگر بیٹے کو **نَفْل روزے** سے اِس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والِدَین کی اطاعت کرے۔ (رَدُّالْمُحتار،٣/ ٤٧٨)﴿٨﴾ شوہر کی اجازت کے بِغیر بیوی **نَفْل روزہ** نہیں رکھ سکتی۔(دُرِّمُختار ، ٣/ ٤٧٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ ملا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں پر اِستقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور اس کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں: چُنانچِہ مرکزالاولیا (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ میری عمر کے 25

برس گزر چکے تھے مگر میں علمِ دین سے اس قدر کورا تھا کہ مجھے نماز وروزے کے بنیادی شرعی احکام تک نہ معلوم تھے۔ایک دن میں مسجد میں نماز کے لیے حاضر ہوا تو مجھ سے ایک اسلامی بھائی نے ملاقات کی، اسی دوران مدنی قافلے میں سفر کی دعوت بھی دی۔ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ناآشنائی کے باعث میں نے شروع میں تو انکار کر دیا مگر ہمارے محلے کی مسجد کے امام صاحب نے میری ہمت بندھائی اور مجھے مدنی قافلے میں سفر کے لئے آمادہ کرلیا۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے بعد صبح مدنی قافلے نے سفر کرنا تھا۔اِجتماع کے اختتام پر میرے امیر قافلہ ڈھونڈتے ہوئے مجھ تک آپہنچے، میں دنیا کی محبت کا شکار اتنی دیر مسجد میں رہنے سے اُکتا سا گیا تھا اور مزید 3 دن مسجد میں رہنے سے گھبرا رہا تھا،لہٰذا میں اپنے محسن پر ہی غصہ کرنے لگا کہ ''میں آپ کو نہیں جانتا مجھے کسی مدنی قافلہ میں نہیں جانا، آپ برائے کرم! مجھے گھر جانے دیں۔'' مگر امیرِ قافلہ نے میری توقعات کے برعکس مجھ پر غصہ کرنے کے بجائے اطمینان سے میری بات سنی اور نہایت شفقت اور نرمی سے مجھے سمجھانا شروع کیا اور منت سماجت کرتے ہوئے دوبارہ مدنی قافلے میں سفر پر راضی کرلیا۔ مَدَنی قافلے کے پہلے ہی دن جب مدنی قافلے والوں نے سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقے لگائے تو مجھے دل ہی دل میں بے حد ندامت ہوئی کہ مجھے تو بنیادی مسائل بھی نہیں معلوم! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی صحبت میں 3 دن گزارنے کے بعد میں بہت سارا علمِ دین مثلاً وضو و غسل اور نماز کے احکام سیکھ کر اور دین متین کی خدمت کا جذبہ لے کر اس حال میں گھر پلٹا کہ میرے سر پر مدنی قافلے کی یاد دلاتا ہوا سبز سبز

الــلّٰـــہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوت اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَـلُّـوا عَـلَـی الْـحَبِیْــب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر کبیر	امام فخرالدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع لاحکام القرآن	ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دارالفکر، بیروت
تفسیر مدارک	امام عبداللہ محمد بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
تفسیر خزائن العرفان	صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی، لاہور
صراط الجنان	شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ابوصالح محمد قاسم القادری	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ

مستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ٤٠٥ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤١٨ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ٤٥٨ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢١ھ
شرح السنۃ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ٥١٦ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ١٤٢٤ھ
فردوس الاخبار	الحافظ شیرویہ بن شھر دار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ٥٠٩ھ	دارالفکر، بیروت ١٤١٨ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ٧٤٢ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٤ھ
مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی، متوفی ٨٠٧ھ	دارالفکر، بیروت ١٤٢٠ھ
مسند ابویعلی	شیخ الاسلام ابویعلٰی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ٣٠٧ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ١٤١٨ھ
السنن الکبری	امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی، متوفّٰی ٣٠٣ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ١٤١١ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ٩١١ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢١ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ٩١١ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٥ھ
کنزالعمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ٩٧٥ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ١٤١٩ھ
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ٦٥٦ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ١٤١٨ھ
جامع العلوم والحکم	عبدالرحمٰن بن شہاب الدین بن رجب حنبلی، متوفی ٧٩٥ھ	المکتبۃ الفیصلیہ، مکۃ المکرمہ
حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی، متوفی ٤٣٠ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ١٤١٩ھ
جامع بیان العلم وفضلہ	حافظ ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر، متوفی ٤٦٣ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٨ھ
شرح البخاری لابن بطال	ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالمالک ٤٤٩ھ	مکتبہ الرشد، الریاض
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ٨٥٢ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٠ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ١٠١٤ھ	دارالفکر، بیروت ١٤١٤ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرءُوف مناوی، متوفی ١٠٣١ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٢ھ
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
عالمگیری	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفی ١١٦١ھ	دارالفکر، بیروت ١٤٠٣ھ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ١٠٨٨ھ	دارالمعرفہ، بیروت ١٤٢٠ھ
ردالمحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ١٢٥٢ھ	دارالمعرفہ، بیروت ١٤٢٠ھ
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلی حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ١٤١٨ھ
بہارشریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینۃ کراچی
ملفوظات اعلیٰ حضرت	شہزادۂ اعلیٰ حضرت محمد مصطفٰی رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینۃ کراچی
فتاوی امجدیہ	علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبہ رضویہ، کراچی ١٤١٩ھ
خصائص الکبری	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ٩١١ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت

الثقات للعجلی	احمد بن عبداللہ بن صالح ابوالحسن العجلی، متوفی ۲۶۱ھ	المدینۃ المنورۃ
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ
اسد الغابۃ	عزالدین ابوالحسن علی بن محمد الجزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۱۷ھ
سیرت ابن عبد الحکم	ابو محمد عبداللہ بن عبد الحکم، متوفی ۲۱۴ھ	مکتبہ وہبہ
الخیرات الحسان	شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۸۳ء
حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلماء ظفر الدین بہاری	مکتبۃ المدینہ، باب المدینۃ کراچی
اللمع	ابو نصر عبداللہ بن علی السراج طوسی، متوفی ۳۷۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۳۸۰ھ
ادب الدنیا والدین	ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی، متوفی ۴۵۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۰۸ھ
الفقیہ والمتفقہ	حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۲ھ	دار ابن جوزی ۱۴۲۸ھ
مجموعہ رسائل لابن رجب	زین الدین ابوالفرج عبد الرحمٰن بن احمد بن رجب الحنبلی، متوفی ۷۹۵ھ	الفاروق الحدیثۃ، القاہرہ ۱۴۲۴ھ
کیمیائے سعادت	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ، تہران
مکاشفۃ القلوب	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
منہاج القاصدین	ابوالفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷	دار التوفیق، دمشق ۱۴۳۱ھ
تنبیہ المغترین	عبد الوہاب بن احمد بن علی شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ
تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفّٰی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
عیون الحکایات	ابوالفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
الزہد الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ ۱۴۱۷ھ
اتحاف السادۃ المتقین	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
الزواجر	احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
راحت القلوب	حضرت سلطان خواجہ نظام الدین اولیاء، متوفی ۷۲۵ھ	دہلی
آثار البلاد واخبار العباد	زکریا بن محمد بن محمود القزوینی	دار صادر، بیروت
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفّٰی ۸۵۰ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ
الحدیقۃ الندیۃ	سیدی عبد الغنی نابلسی حنفی، متوفی ۱۱۴۱ھ	پشاور
شمس المعارف الکبریٰ	امام احمد بن علی البونی ۶۲۲ھ	مکتبہ انوار الہدیٰ، کوئٹہ، پاکستان
کتاب التعریفات	العلامۃ ابوالسید الشریف علی بن محمد بن علی الجرجانی الحنفی، متوفی ۸۱۶ھ	دار المنار
لسان العرب	جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی، متوفّٰی ۷۱۱ھ	مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت ۱۴۲۶ھ
فضائل دعاء	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
وسائل بخشش	امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری، مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ میں اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافِلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-475-2
0125189

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net